بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مِشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"

(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست مضامین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 4 اکتوبر 2019	5
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 11 اکتوبر 2019	7
قرآن کریم کا قلمی نسخہ	9
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات	13
دیار مہدی سے	18
RED ALERT BY PETER GEORGE	20
ہندو مذہب میں بت پرستی اور اسکی تردید	22
سائینس کی دنیا	27
چرنی سے چراگاہ تک	31
گوشۂ ادب/DIARY DOSE	34
MISHKAT ARCHIVES	36
Summary Of Khutba Juma Delivered On 25th Oct 2019	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیجہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارات
عمر عبد القدیر، بلال احمد آہنگر
مرشد احمد ڈار، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
آر۔محمود احمد عبد اللہ

دفتری امور
عبد الرب فاروقی، مجاہد احمد سلیجہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندورن ملک ₹220
بیرون ملک $150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

”تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے“

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہ اکتوبر ۲۰۱۹ میں یورپ کے تین ممالک ہالینڈ، فرانس اور جرمنی کا کامیاب سفر اختیار فرمایا۔ الحمد للہ۔ اس دورے کے دوران سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی اور فرانس کے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت فرماتے ہوئے بصیرت افروز خطابات ارشاد فرمائے۔ دورہ ھذا کے دوران سیدنا حضور انور نے پانچ مساجد کا افتتاح فرمایا۔ اور مساجد کے اغراض و مقاصد سے احباب جماعت اور دیگر غیر از جماعت معززین کو روشناس فرمایا۔ اس دورے کے دوران حضور انور نے فرانس میں UNESCO کے ممبران، سیاست دان اور دیگر معززین سے خطاب فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے عرب معاشرے میں پیدا کردہ انقلاب اور غیر معمولی تبدیلی کو بیان فرمایا اور سائنس کے میدان میں مسلمانوں کے کردار کا تذکرہ فرمایا۔

جرمنی میں ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۹ سابق صدر کے اعزاز میں ایک الوداعیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضور انور نے فرمایا؛

”قائدین بھی یہاں بیٹھے ہیں ان کو بھی خدام الاحمدیہ کے حوالے سے بتادوں کہ خدام الاحمدیہ کا ایک کام، بہت بڑا کام خلافتِ احمدیہ کی حفاظت بھی ہے اور اس کے لئے وہ عہد بھی کرتے ہیں اور حفاظت یہ نہیں ہے کہ صرف عمومی کی ڈیوٹی دے دی یا حفاظتِ خاص کی ڈیوٹی دے دی۔ یہ کام تو اور دوسرے بھی کر سکتے ہیں۔ اصل حفاظت یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے الفاظ کو پھیلایا جائے۔ ان پر عمل کیا جائے۔ ان پر عمل کروایا جائے اور نئی نسل کو سنبھالا جائے۔ صرف یہ دعویٰ کر لینا کافی نہیں کہ ہم دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ یہ لڑائی کا تو مسئلہ نہیں ہے۔ آج کل کی لڑائی، آج کل کا جہاد یہ ہے کہ باتوں پر عمل کیا جائے اور یہی وہ اصل کام ہے جو خدام الاحمدیہ نے کرنا ہے۔ ہر قائد کا کام ہے، ہر زعیم کا کام ہے، ہر ناظم کا کام ہے، ہر مہتمم کا کام ہے اور صدر صاحب کا کام ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو باتیں کہی جاتی ہیں۔ آپ تقاریر میں سنتے ہیں یا جو خطبات سنتے ہیں ان پر عمل کریں اور ان پر عمل کروائیں۔ اپنے نمونے پیش کریں گے تو دوسرے بھی اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔“

نیز فرمایا: ”خدام الاحمدیہ کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ جب خلافت کے نظام کی حفاظت کی ذمہ داری ان پر ہے تو حفاظت اسی طرح ہے کہ اپنے نوجوانوں میں، اپنے بچوں میں یہ روح پیدا کریں کہ تم نے خلیفۂ وقت کی باتوں کو سننا ہے اور ان پر عمل کرنا ہے اور یہی حقیقت ہے جو خلافت کی حفاظت کا اہل بناتی ہے ورنہ اس کے علاوہ سب باتیں ہی ہیں۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ حقیقی رنگ میں خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں اور خلیفۂ وقت کے حقیقی مددگاروں میں سے ہوں، سلطانِ نصیر ہوں اور خلافت احمدیہ کا جو ادارہ ہے اس کی حقیقی رنگ میں حفاظت کرنے والے ہوں اور وہ یہی ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل ہو اور عمل کروانے کی کوشش ہو اور اس کو پھیلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطاب سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع تقریب الوداع سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی فرمودہ ۲۵؍ اکتوبر ۲۰۱۹ء بمقام مہدی آباد، جرمنی)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ اور رہر آن پیارے کا آقا کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

نیاز احمد نائک

قرآن کریم

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝

اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور اُن کے لئے بدتر گھر ہوگا۔ (الرعد:۲۶)

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ (سورۃ الشوریٰ:۸)

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف عربی قرآن وحی کیا تا کہ تو بستیوں کی ماں کو اور جو اسکے اردگرد ہیں ڈرائے اور تُو ایسے اجتماع کے دن سے ڈرائے جس میں کوئی شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا تو ایک گروہ بھڑکتی ہوئی آگ میں۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ (سورۃ التوبۃ:۱۰۷)

اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے پہلے ہی لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ہے ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

کیا جب کبھی بھی وہ کوئی عہد کریں گے ان میں سے ایک فریق اس (عہد) کو پرے پھینک دے گا بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ (البقرۃ ۱۰۱)

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔ آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے پھر فرمایا۔ انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزّت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام اور اس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم ظلم المسلیم وخذلہ)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ اوّل امامِ عادل۔ دوسرے وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔ تیسرے وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ متحد ہوئے اور اسی کی خاطر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ پانچویں وہ پاکباز مرد جس کو خوبصورت اور بااقتدار عورت نے بدی کے لئے بلایا لیکن اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ چھٹے وہ سخی جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی محبت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ (مسلم کتاب الزکوۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ اس نظام شمسی اور اس ترتیب عالم سے جو کہ ایک ابلغ اور محکم رنگ میں پائی جاتی ہے۔ اس سے نتیجہ نکالنا کہ خدا ہے یہ ایک ضعیف ایمان ہے۔ اس سے خدا کے وجود کے متعلق پوری تسلی نہیں ہوسکتی، امکان ثابت ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یقیناً خدا ہے اگر اس میں یقینی اور قطعی دلائل ہوتے تو پھر لوگ دہریہ کیوں ہوتے؟ بڑے بڑے محقق کتابیں تالیف کرتے ہیں مگر ان کے دلائل ناطقہ اور براہین قاطعہ نہیں ہوتے۔ کسی کا منہ بند نہیں کرسکتے اور نہ ان سے یقینی ایمان تک انسان پہنچ سکتا ہے۔

... مگر دوسرا حصّہ جو وجود باری تعالیٰ کے واسطے انبیاء نے پیش کیا ہے کہ زبردست نشانات معجزات اور خدا کی زبردست طاقت کے ظہور سے اس کی ہستی ثابت کی جاوے۔ یہ ایک ایسی راہ ہے کہ تمام سر اس دلیل کے آگے جُھک پڑتے ہیں۔ اصل میں بہت سے عرب دہریہ تھے جیسا کہ قرآن شریف کی آیت ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔ اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا (المومنون:38) کیا عرب جیسے اجڈ اور بے باک، بے قید، بے دھڑک لوگ تلوار سے آپ نے سیدھے کئے تھے اور ان کی آپ کی بعثت سے پہلی اور پچھلی زندگی کا عظیم الشّان امتیاز اور فرق اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی تلوار کا مقابلہ نہ کرسکے تھے؟ یا کیا صرف سادہ اور نری اخلاقی تعلیم تھی جس سے ان کے دلوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہوگئی تھی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یاد رکھو کہ تلوار انسان کے ظاہر کو فتح کرسکتی ہے مگر دل کبھی تلوار سے فتح نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ انوار تھے جن میں خدا کا چہرہ نظر آتا تھا اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ایسے ایسے خارق عادت نشانات دکھائے تھے کہ خود خدا ان لوگوں کے سامنے آموجود ہوا تھا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال اور جبروت کو دیکھ کر گناہ سوز زندگی اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی تھی۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 309 تا 313۔ ایڈیشن 1984ء)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مجھے بھول گئے، میرے احکامات کو بھول گئے تو اپنی زندگی کی حقیقت کو بھول گئے۔ سمجھتے ہو کہ دنیا کو پا کر ہم نے سب کچھ پالیا حالانکہ تم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا بلکہ سب کچھ گنوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبصورت مثال سے ہمیں سمجھایا ہے۔ فرمایا ہے کہ مال اور اولاد کو فخر کا باعث نہ سمجھو۔ یہ تو صرف ظاہری زینت ہے اس کی مثال اس فصل کی طرح ہے جس کو بارش کا پانی خوب سرسبز کرتا ہے۔ بڑی خوبصورت لہلہاتی ہوئی فصل ہوتی ہے۔ پانی سے اس میں ظاہری طور پر بھی نکھار آتا ہے اور پھر یہ ایک موقعے پر آ کر زرد ہوجاتی ہے اور جب فائدہ کا وقت آتا ہے تو اس پر گرم ہوا چلتی ہے اور اسے چورا چورا کر کے ہوا میں بکھیر دیتی ہے۔ انسان ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس تم لوگ جو اس زندگی کے سامان کو، خوبصورت گھروں کو، خوبصورت کاروں کو، اپنے بینک بیلنس کو، جائیدادوں کو، اولادوں کو بڑائی کا ذریعہ سمجھتے ہو ان چیزوں سے آخر میں تمہارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد یہ نہیں پوچھے گا کہ کتنی جائیداد چھوڑی ہیں؟ کتنا مال چھوڑا ہے؟ کتنی اولاد چھوڑی ہے؟ پوچھے گا تو صرف یہ کہ تمہارے اعمال کیا تھے؟ کون کون سی پاک تبدیلیاں تم نے اپنے اندر پیدا کیں؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا؟ کیا تم نے اپنی اور اپنی اولاد کی عبادتوں کی حفاظت کے لئے کوشش کی؟ کیا تم نے اپنے خاوندوں کو کہا کہ مجھے تمہارے پیسے سے زیادہ تمہارا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا پسند ہے؟ مجھے تمہارے لئے یہ پسند ہے کہ اپنے بچوں کے سامنے ایسا نمونہ بنو جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو پھر یہ عورتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دین و دنیا کی جنتوں کی وارث بن گئیں۔ اگر نہیں تو پھر ان گرم ہواؤں کے تھپیڑوں سے خوفزدہ ہونے کا مقام ہے جو اسی طرح جھلسا کر ریزہ ریزہ کردیتی ہیں جس طرح فصلوں کو ریزہ ریزہ کردیتی ہیں۔

(خطاب حضور انور از مستورات جلسہ سالانہ برطانیہ 2019)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 4 اکتوبر 2019 بمقام جلسہ گاہ، تغی شاتو، فرانس

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کو خاص دینی اجتماع قرار دیا ہے۔ پس شاملینِ جلسہ پر یہ واضح ہونا چاہیے کہ ہم یہاں دینی، علمی اور روحانی بہتری اور ترقی کے لئے جمع ہیں۔ اس دور میں جبکہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے، اور ہر مذہب کے ماننے والے مذہب سے دور ہٹ رہے ہیں؛ حتیٰ کہ مسلمان بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ایسے میں اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے اِس زمانے کے امام کو مانا ہے، پھر اس کے بعد اگر ہم اپنی حالتوں میں بہتری کی طرف توجہ نہیں کرتے تو ہمارا حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنا ایک ظاہری اعلان ہے جو روح سے خالی ہے۔ ہمارا عہدِ بیعت محض نام کا عہدِ بیعت ہے جسے ہم پورا نہیں کر رہے۔ پھر یہاں جلسے میں جمع ہونا ایک دنیاوی میلے میں جمع ہونے کی طرح ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسے کی جو اغراض پیش فرمائی ہیں اگر اُن کو سامنے رکھ کر جائزے لیں تو ہم نہ صرف اِن تین دنوں کے مقصد کو پورا کرنے والے بن جائیں گے بلکہ شاملینِ جلسہ کے لئے جو حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں ہیں ان کو حاصل کرنے والے اور ان باتوں کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصّہ بنا کر دنیا و عاقبت کو سنوارنے والے بن جائیں گے۔ جہاں دنیا خدا تعالیٰ اور دین سے دُور جا رہی ہے، ہماری نسلیں خدا کے قریب ہونے والی اور دنیا کو خدا کے قریب لانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔

حضرت مسیح موعودؑ جلسے کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جلسے پر آنے والوں کو یہاں کے ماحول میں رہ کر آخرت کی فکر ہو، خدا تعالیٰ کا خوف، تقویٰ اور نرم دلی پیدا ہو۔ بھائی چارے کی فضا، عاجزی اور انکساری پیدا ہو۔ سچائی پر قائم اور دین کے لئے سرگرم ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس ارشاد کے مطابق ہر فردِ جماعت کو اپنی آخرت کی اِس حد تک فکر ہونی چاہیے کہ دنیاوی چیزیں اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں۔ اس مادی دنیا میں یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ آخرت کی فکر تب ہی ہوسکتی ہے جب خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہو۔ عقل مند وہی ہے جو عارضی چیز کو مستقل چیز پر قربان کر دے۔

ایک مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اس لئے نہیں ہوتی کہ اسے سزا ملے گی بلکہ اس لئے ہوتی ہے کہ میرا پیارا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ میرے خدا نے میری پرورش کے سامان کیے، اپنی دنیاوی اور روحانی نعمتوں سے نوازا۔ سو اگر مَیں اُس خدا کو سب طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کرتا رہا، اس کے اوامر و نواہی کے مطابق زندگی گذارتا رہا، تو اس کی نعمتوں سے حصّہ پاتا رہوں گا۔ پس یہی سوچ ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ ان کی محبت اور بھائی چارہ ذاتی اغراض کے لئے نہیں ہوتا بلکہ یہ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ بھی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ سچائی پر قائم رہ کر شرک کی طرف لے جانے والے جھوٹ سے اجتناب کرتے ہیں۔

پس ان باتوں کی روح کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہری قول نہ ہو بلکہ روح اور مغز ہو۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ اگر بشری کمزوریوں کی وجہ سے ماضی میں ہم سے ان باتوں کے حصول میں غلطیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں تو آئندہ ایک نئے عزم کے ساتھ کیا ہم ان نیکیوں کے پیدا کرنے اور ان پر قائم رہنے کے لئے تیار

ہیں؟ آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر کرنے والے، خدا کا خوف، اس کی خشیت، اس کی محبت کو ہر چیز پر فوقیت دینے والے ہوں گے۔ اپنے دلوں میں دوسروں کے لئے نرمی پیدا کریں گے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو اس قدر بڑھائیں گے کہ یہ محبت اور بھائی چارہ مثال بن جائے۔ سچائی اور قولِ سدید پر قائم رہ کر خدا تعالیٰ کے دین کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آئیں آج ہم ان باتوں کے حصول کے لئے اپنا لائحہ عمل بنائیں۔

خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اور آخرت کی فکر کرنے والا سب سے پہلے اپنی عبادت کی حفاظت کی طرف توجہ کرتا ہے۔ حضورِ انور نے سورۃ الذّاریات کی آیت ۵۷ کا حضرت مسیح موعودؑ کا بیان فرمودہ ترجمہ پیش کیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش، معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عبادت اور پرستش کا طریق سکھایا ہے وہ نماز کا قیام ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مَیں نمازِ موقوتا کے مسئلے کو بہت عزیز رکھتا ہوں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر نمازوں کی وقت پر ادائیگی میں لاپرواہی برت جاتے ہیں، بعض نمازیں ہی نہیں پڑھتے۔ خدا تعالیٰ نمازوں خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ کاروباروں، ملازمتوں حتیٰ کہ ٹی وی پروگراموں یا نیند کی وجہ سے لوگوں کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو یعنی جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والا ہو گا اسے اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہو گا۔ وہ مساجد میں آکر فتنہ پردازیاں نہیں کرے گا۔ حقیقی تقویٰ کا خیال رکھنے والوں کے دل نرم ہوتے ہیں۔ ان میں محبت، پیار اور بھائی چارہ ہوتا ہے، عاجزی ہوتی ہے۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلا حساب نماز سے متعلق ہی ہو گا۔ اگر فرض میں کوئی کمی رہ گئی تو نفل سے پوری کی جائے گی۔ اب نفل پڑھنے والے بھی وہی لوگ ہوں گے جو خالص اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوں گے۔ حقیقی عابد ہر قسم کی نیکیاں اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ جس میں نرم دلی نہیں یا جس کے بیوی بچے اس سے تنگ ہیں یا جو بیویاں اپنے شوہروں سے ناجائز مطالبات کرتی ہیں ان کے دل تقویٰ سے خالی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا جو اس کے جلال اور عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں تو پہلے اپنے گھروں اور معاشرے میں اس کے اظہار کی ضرورت ہے تاکہ دنیا میں حقیقی رنگ میں یہ پیغام پہنچا سکیں۔ آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا چھوڑتا ہے۔

پس بڑے خوف اور سوچنے کا مقام ہے کہ ہم جلسے میں اس لئے شامل ہو رہے ہیں کہ نیکی کی باتیں سنیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے جائزے لیں اور عبادتوں کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ شرک سے پرہیز اور نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ہم نے یہ عہدِ بیعت بھی کیا ہے کہ ہم عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور خاص طور پر مسلمانوں کو اپنے نفسانی جوشوں سے کسی قسم کی تکلیف نہیں دیں گے۔ پس جماعت کے ممبران، مسلمانوں، عام مخلوق اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے۔

شرائطِ بیعت میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ تکبر کو چھوڑ کر عاجزی اور مسکینی کی زندگی بسر کروں گا۔ بیعت کی شرائط کو بھی پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ ہم دیکھتے رہیں کہ کیا ہم سچائی کے ساتھ ان پر قائم ہیں یا نہیں۔ بے شک حضرت مسیح موعودؑ سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ساتھ کامیابیوں کا وعدہ کیا ہوا ہے لیکن اگر ہماری حالتیں ایسی رہیں کہ ہمارے قول و فعل میں تضاد ہو، ہمارے عمل ہمارے جھوٹ کی تصدیق کرنے والے ہوں تو پھر ہم ان لوگوں میں شامل نہیں ہوں گے جو آپؑ کے سلسلے کے مددگار ہیں۔ پس ان دنوں میں دعا، استغفار، اور درود میں ہمیں مشغول رہنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے

ساتھ تعلق ارادت کی غرض یہ ہے کہ وہ نیک چلنی، نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں۔ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ معاصی، جرائم اور گناہ، نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔ اپنی زبانوں، ہاتھوں اور دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور رفساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ ظلم، تعدی، غبن، رشوت اور بے جا طرف داری سے باز رہیں۔ بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہو۔ ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ طویل اقتباس کے اختتام پر آپؑ فرماتے ہیں کہ میری جماعت میں سے ہر ایک پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں پر کاربند ہوں۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے، آپؑ کی نصائح اور توقعات پر پورا اترنے والے اور جلسے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ آمین

☆...☆...☆

فرمودہ 11 اکتوبر 2019 بمقام مسجد مہدی، Hurtigheim، فرانس

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بعد سورۃ التوبہ آیت ۱۸ کی تلاوت فرمائی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس شہر سٹراس برگ میں اخلاص و وفا سے پُر نومبائعین اور غیر پاکستانی احمدی تقریباً ۷۵ فیصد ہیں۔ اس مسجد کے ذریعے یہاں کے احمدی پہلے سے بڑھ کر جماعتی نظام سے منسلک ہو سکتے ہیں۔

حضورِ انور نے سورۃ التوبہ کی مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کا ترجمہ پیش فرمایا۔ اس آیتِ کریمہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا، زکوٰۃ دیتا، اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

حضورِ انور نے فرمایا مساجد تعمیر کرنے والوں کی یہ خصوصیات ہیں کہ وہ اللہ پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ ایمان کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور عبادت کرنا انتہائی ضروری ہے۔ مساجد تعمیر کرنے والوں کی ایک خصوصیت آخرت پر یقین ہے، حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقعے پر فرمایا کہ ایمان بالآخرت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں کہ جو نمازیں قائم کرنے والے ہیں۔ نماز قائم کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنے والے ہیں۔

پھر زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی، مسجدیں آباد کرنے والوں کا یہ خاصہ ہونا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب کچھ کرنے والے ہی اُس کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔ پس نئے احمدیوں کو اور پرانے احمدیوں کو بھی ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے، اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔ پرانے احمدی، بالخصوص پاکستان سے آئے ہوئے احمدیوں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ نئے آنے والوں کے لئے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ ہم اس مسجد کو اس علاقے میں مسیح موعود اور اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنانے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر کر دیتا ہے۔

ان باتوں کے حصول کے لئے ہر احمدی کو اپنی نمازوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ صرف اتنا کافی نہیں کہ مسجد بن گئی، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر بھی چلنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ ہر سال مسلمان ہزاروں مسجدیں بناتے ہیں لیکن ان مساجد سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کرنے کی بجائے فرقہ واریت اور بدعات کے درس دیے جاتے ہیں۔ اس زمانے میں ہمیں آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق نے ایک حقیقی مسلمان بننے، عبادتوں، مساجد اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے بارے میں جس طرح بتایا ہے اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ ہمیں عطا فرمائے ہیں اِن کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی ہے جس میں تقویٰ کے وصایا ہیں۔ سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیاوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے کہ نہیں۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ متقی وہ لوگ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ ان کی گفتگو ایسے ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیے جس میں ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابراہیمؑ میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔ آپ ﷺ ہر طرح کے مصائب کے باوجود صدق و وفا سے اللہ تعالیٰ کی راہ پر قائم رہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اب ہمیں یہی حکم ہے کہ اگر دعا کی قبولیت چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ بغیر درود کے کی گئیں دعائیں آسمان تک نہیں پہنچتیں۔ پھر درود بھیجنے والا یقیناً آنحضرت ﷺ کے اسوے کو بھی سامنے رکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ پھر مخلوق کا حق ادا کرنے کے لئے بھی آپؐ نے اپنے نمونے قائم فرمائے۔

نماز کیا چیز ہے اور حقیقی نماز کیسی ہونی چاہیے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بہت ہیں جو زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ اس لئے تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو۔ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم خود جائزے لے سکتے ہیں کہ ایسی کون سی مجلسیں ہیں، ٹی وی پروگرام ہیں، جن سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں دعا بھی کرو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرکے روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ اُلوہیت پر گر پڑے۔ نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ صلوٰۃ اور دعا کا فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ، تعلق بڑھے۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو پھر نمازوں کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ ایمان کی جڑ نماز ہے اور جس کی جڑ ہی نہیں ہے وہ ایک کھوکھلے درخت کی طرح ہے۔ جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آجاتا ہے ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارتِ ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحدہ بنا دے۔ مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح سب پِروئے جائیں۔ نمازیں باجماعت بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ اس وحدتِ جمہوری کو پیدا کرنے کی ابتدا اس طرح سے ہے کہ تمام محلے والے پنجوقتہ نماز کو محلے کی مسجد میں ادا کریں۔ اس طرح اخلاق، تعارف اور اُنس ترقی کرتا ہے۔ پھر دوسرا حکم جمعہ کے دن جامع مسجد میں سارے شہر والوں کے جمع ہونے کا ہے۔ پھر عیدین پر آس پاس کے دیہات اور شہر والوں کو مل کر نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا۔ غرضیکہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ الفت اور اُنس ترقی پکڑے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مسجد عطا کر دی ہے تو اس وحدت کا نظارہ بھی یہاں پیش کرنا چاہیے۔ ہر احمدی کے لئے یہ بہت سوچنے کا مقام ہے اور ایک کوشش سے مسجد کو آباد کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔

حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے ان درد بھرے الفاظ کو سمجھتے ہوئے ایمان میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضورِ انور نے مسجد کے بارے میں بعض کوائف پیش فرمائے۔ مسجد کا کُل رقبہ ۲۶۴۰ مربع میٹر ہے۔ آرکیٹیکٹ نے مسجد کی تعمیر کے لئے ایک ملین یورو کا اندازہ دیا تھا لیکن اس کی تعمیر پانچ لاکھ تیس ہزار یورو میں مکمل ہوئی ہے۔ خدام الاحمدیہ فرانس نے ساڑھے تین لاکھ یورو ادا کیے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ باقی رقم بھی وہ ادا کریں گے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ تو انشاء اللہ یہ رقم ادا کر دے گی لیکن باقی جماعت کیوں محروم رہ رہی ہے۔ لجنہ

اور انصار کو اگلے تین سالوں میں ایک اور مسجد بنانی چاہیے۔اس مسجد میں قانونی طور پر ۱۲۵۰ افراد کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔پچاس گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ بھی ہے۔اسی طرح جماعتی دفتر اور لجنہ کا دفتر بھی ہے۔ایک لائبریری، مربی ہاؤس اور چار کمروں کا گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔یہ مسجد سٹراس برگ شہر سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسا فاصلہ نہیں کہ جو دُور ہو۔نمازی نہ آسکیں، بڑے آرام سے آسکتے ہیں۔آخر میں حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والے خدام کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔مسجد کی آبادی کی روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور افرادِ جماعت کے عبادتوں کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں۔آمین

قرآن کریم کا قلمی نسخہ

ظہور احمد خان صاحب
مربی سلسلہ آسنور
جموں و کشمیر انڈیا

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ (القلم آیت:۲)

ترجمہ: نٓ۔قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔

یہ غالباً 2016 کے جلسہ سالانہ قادیان کی بات ہے کہ خاکسار نے جلسہ سالانہ قادیان کے دوران دیکھا کہ بعض خدّام رضا کار ''القلم پروجیکٹ'' کے بیجز لگائے ہوئے ہیں۔اعلانات بھی ہو رہے ہیں کہ ''القلم پروجیکٹ'' کے تحت احبابِ جماعت قرآن کریم کی ایک ایک آیت مرکزی لائبریری (نور الدین لائبریری) قادیان میں جا کر لکھ سکتے ہیں۔خاکسار کو یہ اعلان سُن کر بے حد خوشی ہوئی اور اس بات پر یقین بھی نہیں آیا کہ کیا میں بھی اس عظیم الشّان تحریک میں حصّہ لینے جا رہا ہوں جس کی پیشگوئی آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ القلم آیت نمبر ۲ میں فرمائی ہے کہ نٓ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں یا لکھیں گے۔میرے خیال میں اس آیت میں ایک ایسی جماعت کے بارے میں اجتماعی طور پر قرآن کریم لکھنے کے بارے میں اشارہ کیا گیا ہے جو ایک روحانی نظام کے تحت ہو گی اور یہ عظیم الشان کارنامہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ حضرت امام مہدی کی اس پیاری جماعت کے لئے اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت میں اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھا تھا۔چودہ سو سال میں یہ عظیم الشّان کارنامہ من حیث الجماعت کسی مسلمان فرقے نے نہیں کیا۔یہ کارنامہ صرف اور صرف پیارے مشفق آقا کی بابرکت تحریک ''القلم پروجیکٹ'' کے تحت جماعت احمدیہ کے چھ ہزار احباب نے

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA itel INTEX XOLO the next level Infinix The future is Now! TECNO Mobile spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

سرانجام دیا۔جس میں بعض غیر مسلم احباب نے بھی حضور انور کی شفقت اور اجازت سے حصّہ لیا۔

خاکسار کو بھی جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۶ء کے موقعہ پر اس بابرکت تحریک کے تحت سورہ یوسف آیت نمبر ۴۴ تحریر کرنے کا موقعہ ملا اور یہ آیت وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّيٓ أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرٰتٍ...الخ) تحریر کی تھی اور وہاں تاثرات کی ڈائری پر یہ نوٹ درج کیا کہ:

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو یہ تاریخی کارنامہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد قرآن کریم کو اپنے ہاتھ سے تحریر کر رہے ہیں جو کہ آج تک ان چودہ سو سالوں میں کسی مسلمان جماعت کو من حیث الجماعت کرنے کی توفیق نہیں ملی۔یہ عظیم الشان کام حضرت امام مہدیؑ کی جماعت کے احباب کے لئے مقدر تھا۔"

اللہ کے فضل سے خاکسار نے اس بابرکت کام کو کیا ہے جو کہ میرے ذاتی خیال میں "القلم پروجیکٹ" کا بھی تھا اور اس میں میرا ذاتی کمال اور خوبی کچھ بھی نہیں بلکہ میں caligraphy بھی نہیں جانتا نہ کبھی میں نے اس سے قبل اتنی اہم اور بڑی تحریر اُردو یا عربی یا کسی اور زبان میں لکھی تھی یہ جو میں نے ہاتھ سے سیدھی سادی عربی میں قرآن کریم کا قلمی نُسخہ تیار کیا۔اس میں میرے شفیق اُستاد مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ کا ایک اہم رول رہا ہے۔جامعہ احمدیہ کے دوران اُن کی محنت اور توجہ سے یہ تھوڑی بہت عربی کی تحریر سیکھی تھی قریباً چودہ سال کے عرصہ کے بعد قرآن کریم لکھنے میں یہ محنت کام آئی۔اللہ تعالیٰ موصوف کو اس کی جزائے خیر عطا فرماوے (آمین)

مورخہ ۲۴ جنوری ۲۰۱۷ء کو خاکسار نے قرآن کریم کا قلمی نُسخہ تحریر کرنا شروع کیا۔ہر روز اوسطاً تین گھنٹے تحریر کرتا تھا۔اکثر حصہ بعد نمازِ فجر اور کبھی بعد نمازِ ظہر اور کبھی بعد نمازِ مغرب تحریر کرتا رہا۔ایک دو ماہ شروع میں بہت مُشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔بُرے وسوسے آتے تھے کہ اتنا بڑا کام اتنی اہم اور لمبی تحریر کیسے لکھ پاؤں گا۔بڑا صبر آزما کام تھا۔لیکن ساتھ ساتھ "القلم پروجیکٹ" کی تحریک یاد آتی تو ہمت اور حوصلہ بڑھ جاتا اور تمام بُرے وسوسے دور ہو جاتے۔آخر کار اللہ کے فضل سے مورخہ ۱۰ جون ۲۰۱۸ بمطابق ۲۰ رمضان المبارک کو ایک سال پانچ ماہ اور سترہ دن میں ایک محتاط اندازہ کے مطابق قریباً ۵۷۴ گھنٹوں میں اس کو مکمل کیا۔سورۃ مائدہ ایک تا ۶۳ آیت مسجدِ اقصیٰ (قادیان) کے پُرانے حصہ میں اور ۶۴ تا ۱۱۲ مسجد دارالانوار قادیان میں بعد نمازِ ظہر تا عصر ریفریشر کلاسز کے دوران لکھنے کی توفیق پائی۔اس قلمی نُسخہ کے کل ۹۶۵ صفحات ہیں اور کل حُجم دو کلو چار سو تیس گرام ہے۔اس قلمی نُسخہ کے پہلے ٹائٹل صفحہ پر آیتِ قرآنی نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ موٹے الفاظ میں تحریر کی ہے جو کہ مجھے بابرکت تحریک "اَلقلم پروجیکٹ" کی Inspiration کی یاد دلاتی ہے اور تاحیات یاد دلاتی رہے گی۔

یہ قرآن کریم کا قلمی نُسخہ تحریر کرنے کے بعد خاکسار نے بہت کچھ سیکھا کہ کوئی بھی چھوٹا یا بڑا کام اللہ کے فضل، صبر، ہمت و حوصلہ اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے بغیر ناممکن ہے۔قرآن کریم کا یہ قلمی نُسخہ تیار کرنے کے دوران ایک واقعہ میرے ساتھ گذرا جو اس طرح ہے کہ آخری سپارے کا کچھ حصہ تحریر کرتا تھا کہ رمضان المبارک ۲۰۱۸ سنہ ء سے صرف ایک دن قبل بعد نمازِ ظہر بجلی ٹھیک کرتے وقت اچانک کرنٹ لگا کچھ سیکنڈ کے بعد ایک جھٹکا سے قریباً پانچ فٹ دور زمین پر ہوا میں اُچھل کر گرا۔اللہ کا فضل ہے کہ سر بچ گیا۔میں سمجھتا ہوں کہ معجزانہ طور پر میں بچ گیا موت کے قریب پہنچ کر بچ گیا محض اسلئے کہ میں نے یہ قلمی نُسخہ تیار کرنا تھا۔حضور انور کی تحریک اَلْقَلَمِ پروجیکٹ کی بدولت بچ گیا۔

میری خواہش اور سوچ یہی تھی کہ اگر میری یہ تحریر معیاری ہو تو یہ قلمی نُسخہ قادیان نمائش ہال میں رکھا جائے۔لیکن حضور انورؑ کی شفقت اور نظامِ جماعت کی بدولت سے یہ قرآن کریم کا قلمی نُسخہ کشمیر سے قادیان، قادیان سے لندن اور لندن سے حضور انور کی شفقت سے جرمنی کے نمائش ہال میں پہنچا کر رکھا گیا باقی پُرانے قلمی نُسخہ جات کے ساتھ اور جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۸ کے موقع پر زائرین جلسہ کو دِکھایا گیا۔یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز، انعام و اکرام تھا کہ پیارے حضور انورؑ کی شفقت سے میرا یہ قلمی نُسخہ کا تُحفہ قبول فرما کر انچارج "القلم پروجیکٹ" مکرم عرفان بیگ صاحب کے حوالے کیا گیا جہاں سے انچارج "القلم پروجیکٹ" نے جرمنی کے نمائش ہال میں رکھوایا۔

میرا یہی تاثر ہے اور کامل یقین ہے کہ خلیفۂ وقت کی نظر میں جماعت احمدیہ کے ہر ایک ادنیٰ غلام اور خادم کے جذبات کا کتنا احترام ہے۔قدر ہے۔کتنا مقام ہے۔کتنی شفقت ہے یہ آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے نظامِ خلافت میں ہمیں ملتا ہے اور کہیں دُنیا میں نظر نہیں آتا۔

خاکسار تمام دوستوں سے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہے کہ جب بھی کوئی چھوٹا بڑا کام ہو دینی ہو یا دُنیاوی ہو۔ اللہ کے فضل و کرم، خلیفۂ وقت کی دُعاؤں، صبر مستقل مزاجی، پختہ عزم، ہمت و حوصلہ کے بغیر وہ کام ناممکن ہے۔ آپ بھی کوئی کام مُشکل نہ سمجھیں، ان باتوں کے ذریعہ آپ دُنیا کا دین کا بڑے سے بڑا کام چاہے وہ کتنا ناممکن ہو آرام سے کر سکتے ہیں۔ اور آخر پر خاکسار کی یہ ایک تمنّا اور خواہش ہے کہ کوئی ایسا دوست ہمّت کرے اور عزّم کے ساتھ جس کی کتابت اچھی ہو عربی زبان کی، وہ قرآن کریم کو کتابت کے ذریعہ تحریر کرے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے (آمین) مجھ کو بھی آپ تمام دوست اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مقبول خدمات کی توفیق بخشے (آمین)

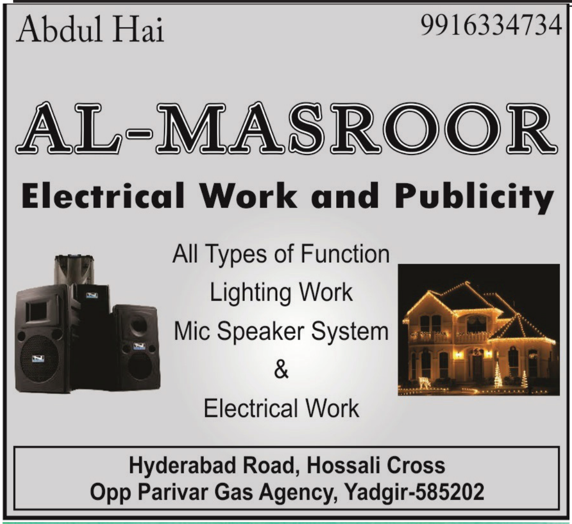

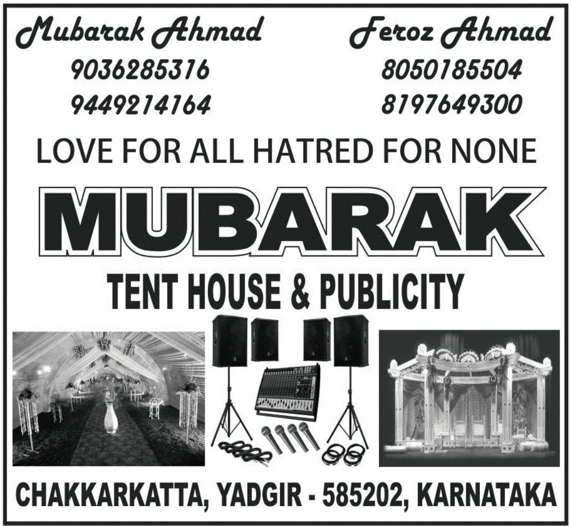

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING

Cell :9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

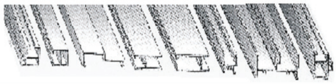

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Asifbhai Mansoori
9998926311

Sabbirbhai
9925900467

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے

قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات

ریحان احمد شیخ
مربی سلسلہ
شعبہ تاریخ بھارت

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(التوبہ ۹ آیت ۱۰۳)

یعنی اے رسول ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تا کہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔ اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو یہ حکم دیا کہ "وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ" تو انکے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے۔ کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی اپنی مشیت ان سے منواتا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے۔ اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے۔

ایک جگہ قرآن شریف میں مومنوں کی استجابت دعا کا وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے ادعونی استجب لکم یعنی تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ اپنی نازل کردہ قضاء و قدر پر خوش اور راضی رہنے کی تعلیم کرتا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ (البقرہ آیت ۱۵۶) پس ان دونوں آیتوں کو ایک جگہ پڑھنے سے صاف معلوم ہو جائے گا کہ دعاؤں کے بارے میں کیا سنت اللہ ہے۔ اور رب اور عبد کا کیا باہمی تعلق ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸،۱۹ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱)

پھر فرماتے ہیں کہ:

قارئین کرام!! اس کائنات کا پورا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم سے چل رہا ہے۔ ہوائیں اور آندھیاں، بارشیں سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی چلتی ہے۔ کسی قوم اور علاقے کے لئے بارش، رحمت بن کر برستی ہے۔ اور کسی کے لئے قوم نوح کی طرح عذاب بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوائیں چلتی بھی ہیں اور رکتی بھی ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ہواؤں، آندھیوں، بارشوں کو نہ چلانے پر قادر ہے اور نہ روکنے پر۔ بڑے بڑے طاقتور ملکوں میں تباہ کن سیلاب اور آندھیاں آتی ہیں ان کے سامنے اربابِ حکومت مکمل بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے تمام پروگرام اور منصوبے درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات جماعت احمدیہ کو بھی انہیں قدرتی اور موسمی حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور منتظمین یہ سمجھتے ہیں کہ بارش آندھی یا طوفان کی وجہ سے ان کا جماعتی پروگرام پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں گے۔ ایسے حالات میں وہ اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی فکر و پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اور ان آندھیوں اور بارشوں کو جماعت احمدیہ کی تقریبات میں خلل ڈالنے سے روک دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان آندھیوں کو اسی طرح حکم دیتا ہے جس طرح اس نے آگ کو حکم دیا تھا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا جانا تھا، اے آگ تو ٹھنڈی ہو اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بن جا۔

آندھیوں اور بارشوں کے رکنے کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعاؤں کے چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

۲۰۰۴ء میں افریقہ کے دورہ کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا سے بینین پہنچے اور مشن ہاؤس آمد ہوئی تو عصر کا وقت تھا۔ شدید موسلا دھار بارش ہو رہی تھی نماز کے لئے صحن میں مارکی لگائی

گئی تھی جو چاروں طرف سے کھلی تھی اور بارش کی وجہ سے وہاں نماز پڑھنا محال تھا بلکہ کھڑا ہونا بھی مشکل تھا۔

حضور باہر تشریف لائے اور نماز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت تو شدید بارش ہے اور نماز کے لئے باہر مار کی لگائی ہوئی ہے۔ لیکن بارش کی وجہ سے مشکل ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا دس منٹ بعد نماز پڑھیں گے۔ اس کے بعد حضور انور اندر تشریف لے گئے۔ ابھی دو تین منٹ ہی گزرے تھے کہ یکدم بارش تھم گئی۔ آسمان صاف ہو گیا دیکھتے ہی دیکھتے دھوپ نکل آئی اور اسی مار کی کے نیچے نماز کا انتظام ہو گیا۔ مقامی احباب اس نشان پر بہت حیران ہوئے ان کا کہنا تھا کہ یہاں بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔ حضور انور نے دس منٹ کہا تو یہ تین منٹ میں ہی ختم ہو گئی اور نہ صرف ختم ہوئی بلکہ بادل بھی غائب ہو گئے۔

(بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان ۲۸/ مارچ ۲۰۱۹/ صفحہ ۱۵، مسیح موعود نمبر)

اسی طرح کینیڈا کے دورہ کے دوران جب کیل گری مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا تو ایک دن قبل امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ موسمی ادارے نے خبر دی ہے کہ موسم شدید خراب رہے گا۔ بڑی شدید بارش ہے اور طوفانی ہوائیں چلیں گی۔ اور کل صبح مسجد کا سنگ بنیاد ہے مہمان بھی آرہے ہیں۔ امیر صاحب نے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر توقف فرمایا، اور پھر فرمایا ”جس مسجد کا سنگ بنیاد ہم رکھنے جارہے ہیں وہ بھی خدا کا ہی گھر ہے اور موسم بھی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اس کو خدا پر چھوڑ دیں۔ اللہ فضل فرمائے گا“

چنانچہ اگلے روز صبح بارش کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ بڑا خوشگوار موسم تھا۔ سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ قریباً دو گھنٹے کا پروگرام تھا۔ تقریب سے فارغ ہو کر حضور انور جیسے ہی اپنی کار میں بیٹھے تو کار کا دروازہ بند ہوتے ہی اچانک شدید بارش شروع ہو گئی اور ساتھ تند و تیز ہوائیں چلنے لگیں جو مسلسل تین چار گھنٹے جاری رہیں۔ یہ ایک نشان تھا جو حضور انور کی دعا سے وہاں ظاہر ہوا اور ہر شخص کا دل اس نشان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھا۔

(الفضل دعا نمبر ۲۸/ دسمبر ۲۰۱۵ء صفحہ ۴۳-۴۵)

۲۰۰۸ء میں بعض حالات کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان دسمبر میں اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد نہیں ہو سکا تھا۔ بلکہ ۲۵،۲۶،۲۷/ مئی ۲۰۰۹ء کو منعقد ہوا۔ آخری روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب ہونا تھا۔ مئی کا مہینہ پنجاب میں دھول آلودہ آندھیوں کا ہوتا ہے۔ آخری اجلاس شروع ہوتے ہی تیز آندھی چلنی شروع ہوئی۔ محکمہ موسمیات نے بھی تیز آندھی چلنے اور بارش ہونے کی اطلاع دی تھی۔ جلسہ گاہ میں احمدی احباب کے علاوہ ہندو سکھ عیسائی دوست بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سننے کے لئے جمع تھے۔ آندھی تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جلسہ گاہ کی ہر چیز کو اڑا دے گی۔ سب سے بڑا اندیشہ یہ تھا کہ بجلی اور ایم۔ ٹی۔ اے کے نظام میں خلل واقع ہو جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ساری صورتحال تحریر کر کے موسم کے سازگار ہونے کے لئے درخواست دعا کی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے شروع میں فرمایا کہ ”قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ ابھی وہاں پر تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ دعا کریں کہ بخیر و عافیت جلسے کا اختتام ہو۔“

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور دو تین منٹ میں آندھی رک گئی موسم جو گرم تھا خوشگوار ہو گیا۔ اور سامعین نے بڑے اطمینان و سکون سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ اپنوں کے علاوہ ہندو سکھ دوستوں نے بھی اعتراف کیا کہ یہ حضور کی قبولیت دعا کا ایک نشان ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصرا عزیزا کی قبولیت دعا کا ایک ایمان افروز واقعہ سرزمین گھانا سے تعلق رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۲۰۰۴ء میں غانا تشریف لے گئے تو ایک موقع پر سفر کے دوران حضور نے اہل غانا کو بشارت دی کہ گھانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔ چنانچہ جب ۲۰۰۸ء میں حضور انور خلافت جوبلی کے موقع پر دوبارہ گھانا تشریف لے گئے تو غانا کے صدر مملکت نے ملاقات کے دوران حضور سے کہا کہ حضور کی ہمارے ملک کے لئے دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ گھانا کی زمین میں تیل ہے اور یہاں سے تیل نکلے گا۔ حضور انور کی یہ دعا بڑی شان سے قبول ہوئی اور گزشتہ سال گھانا سے تیل نکل آیا۔

چنانچہ اس حوالہ سے گھانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے اپنے ۱۷؍اپریل ۲۰۰۸ء کے شمارہ میں پہلے صفحہ پر حضور انور اور صدر گھانا کی ملاقات کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا ”خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا ۲۰۰۴ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پُرزور طریق سے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔ اور گھانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا۔

(الفضل دعا نمبر ۲۸؍دسمبر ۲۰۱۵ء صفحہ ۴۵، ۴۳)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

”اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔“ (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۴)

۲۰۰۵ کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان جلسہ سالانہ میں شرکت کا فیصلہ فرمایا اور پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں ایک ماہ قیام فرمانا تھا۔ اور حضور انور نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ تمام خطابات و خطبات ایم۔ ٹی۔ اے قادیان کے ذریعہ براہ راست نشر ہوں گے۔ اُس وقت تک قادیان سے براہ راست پروگرام نشر ہونے کا نہ کوئی انتظام تھا اور نہ ہی اس کا کوئی تصور تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہدایت موصول ہونے کے بعد جماعت کے منتظمین نے نئی دہلی کے قریب واقع شہر ”نویڈا“ میں قائم ایک T.V BROADCASTING کمپنی سے پروگرام نشر کرنے کے تعلق سے معاہدہ تو کرلیا۔ مگر یہ نشریات حکومت ہند کی براڈکاسٹنگ منسٹری (وزارت اطلاعات و نشریات) کی اجازت کے بغیر ممکن نہیں تھیں اور اس لئے جولائی ۲۰۰۵ میں ہی اجازت نامہ کے حصول کے لئے درخواست دی جا چکی تھی۔ کاروائی اور پیروی کرتے کرتے چھ ماہ سے زائد عرصہ گزر گیا مگر کوئی امید نظر نہ آئی تھی۔ آخر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لانے کے لئے لندن سے دہلی پہنچ گئے اور ۱۵؍دسمبر ۲۰۰۵ کو حضور انور نے دہلی سے قادیان کے لئے روانہ ہونا تھا۔ اس وقت تک وزارت اطلاعات و نشریات نے اجازت نہیں دی تھی۔ یہ ساری صورتحال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علم میں لائی گئی۔ حضور انور نے قادیان روانگی سے ایک دن قبل فرمایا:

”میں اُس وقت تک قادیان نہیں جاؤں گا جب تک پروگرام LIVE نشر کرنے کی اجازت نہیں ہو جاتی“ (رپورٹ دورہ حضور انور ۲۰۰۵ء)

اللہ تعالیٰ نے جو مالک الملک اور وکیل و کارساز ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کو قبول فرمایا۔ اس نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ اُسی روز شام پانچ بجے اجازت نامہ مل گیا اور تمام خطابات و خطبات پہلی مرتبہ قادیان سے MTA پر براہ راست نشر ہوئے۔ اجازت دینے والوں کے دلوں میں اجازت نامہ دینے کی تحریک پیدا کرنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی ایسا محض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی بدولت ہی ممکن ہو سکا۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے بیماروں کی شفایابی:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول درج فرمایا ہے کہ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (الشعراء آیت ۸۱) جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ دنیا کے ڈاکٹر، طبیب اور معالج علاج اور دوا تو دے سکتے ہیں، مگر شفا دینا ان کے بس کی بات نہیں۔ شفا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی دے سکتی ہے۔ واقعات گواہ ہیں کہ ڈاکٹروں نے بعض مریضوں کو لاعلاج قرار دے دیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے وہ شفایاب ہو گئے۔

فلسطین کے عمر ابو عرقوب صاحب نے بتایا کہ پانچ ڈاکٹروں نے ان کی بیماری کے بارے میں تحقیق کی اور وہ اس نتیجے میں پہنچے کہ انہیں کینسر ہو گیا ہے۔ جو انتڑیوں سے معدہ میں اور پھیپھڑوں تک پھیل گیا ہے۔ اور ڈاکٹروں نے بتایا صرف تین ماہ تک زندہ رہنے کے آثار ہیں۔ عمر ابو عرقوب صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ان کی بیٹی کو اس خطرناک بیماری کا علم ہوا تو اس نے محترم محمد شریف عودہ صاحب سے جو کہ کبابیر سے لندن گئے ہوئے تھے بذریعہ ٹیلی فون رابطہ کیا اور انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کی۔ اور پیارے آقا نے میری شفایابی کے لئے دعا کی۔ ادھر ڈاکٹروں نے مجھے بمقام ظاہر یہ فلسطین سے القدس کے ایک فرانسیسی ہسپتال میں کینسر سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس بھجوا دیا۔ انہوں نے ضروری چیک اپ کروائے اور رپورٹ دیکھنے کے بعد کہا کہ آپ مکمل طور پر شفایاب ہو گئے ہیں اور کینسر کا کوئی نام و نشان باقی نہیں رہا۔ عمر ابو عرقوب صاحب نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو میرے حق میں قبول فرمایا اور مجھے شفاء کامل

وعاجل عطا فرمائی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

افریقہ کے ملک نائیجر میں ہمارے مربی صغیر احمد صاحب قمر سخت بیمار ہوگئے۔ ان کے برین میں Clot آنے کی وجہ سے بیماری اس حد تک بڑھ گئی کہ قومہ میں چلے گئے۔ اسی حالت میں تین چار دن گزر گئے۔ ان کی صحت کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روزانہ رپورٹ پیش ہوتی۔ حضور انور ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ ایک روز حضور انور نے فرمایا کہ ان کو ایک ہومیوپیتھی دوائی فوری طور پر دی جائے۔ چنانچہ ہمسایہ ملک بورکینا فاسو سے ہمارے ایک ڈاکٹر یہ دوائی لے کر وہاں پہنچے اور خود انتہائی نگہداشت وارڈ میں جا کر یہ دوائی ان کے ہونٹوں پر لگائی۔ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جونہی دوائی ان کے ہونٹوں پر لگائی تو ان کے جسم نے حرکت کی۔ پھر کچھ دیر بعد آنکھیں کھول دیں اور اگلے روز پوری طرح ہوش میں آگئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے الحمد للہ۔ خلیفۂ وقت کی دعا سے ایک مردہ زندہ ہوگیا۔

مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ عصر حاضر میں اللہ تعالیٰ دعائیں قبول نہیں کرتا۔ ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے شفایاب ہونے والوں کے واقعات کا مطالعہ کریں تو انہیں علم ہوجائے گا کہ جن مریضوں کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہ چند دنوں کا مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ ایدہ اللہ کی دعاؤں کو ان کے حق میں قبول فرمایا اور ایک طرح سے مردوں کو دوبارہ زندگی عطا فرمادی۔

(بحوالہ ہفت روزہ بدر ۲۸ مارچ ۲۰۱۹ء صفحہ ۱۶،۱۷ مسیح موعود نمبر)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے قبولیت دعا کے بعد واقعات کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات تو بہت ہیں مضمون کو طول نہ دیتے ہوئے صرف چند واقعات ہی بیان کئے گئے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ عصر حاضر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی وہ وجود ہیں جن کی اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس یاد رکھیں کہ دعا ایک زبردست ہتھیار ہے اور اس کی عظیم الشان برکات ہیں۔ اس لئے اپنے ہر کام میں کامیابی کے لئے دعاؤں پہ زور دیں اور اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کریں۔ آپ اپنی دعاؤں میں اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کریں۔ خلافت کے استحکام اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ امت کے لئے دعائیں کریں اپنے ملک کی سلامتی اور ہر قسم کی خوشحالی کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے اہل و عیال کو بھی دعا کی برکات سے آگاہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۱۵ء صفحہ ۳)

آخر میں خاکسار اپنے خدام بھائیوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا کی خدمت اقدس میں ہر ماہ دعائیہ خط ضرور لکھا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمارے حق میں خلیفۂ وقت کی تمام دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشے اور ہماری دعاؤں کو خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

Love For All
Hatred For None

Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119

SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture

Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

ادائیگی زکوٰۃ

جیسا کہ احباب جماعت کو یہ علم ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور صاحب نصاب مسلمان کے لئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ: ’’میں پھر آپ لوگوں کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ جس طرح ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کرنے کا نمونہ قائم کیا تھا جس طرح خدا کے پاک کلام نے اس کے چند مصارف بتائے تھے اسی طرح جب تک کہ ہمارا سلسلہ اسکو ایک جگہ جمع کر کے انہیں مصارف پر نہیں لگاتا اصول اسلام کے چار اصولوں میں سے ایک عظیم الشان اصل پر وہ کاربند نہیں کہلا سکتا۔ جس طرح نمازیں فرض ہیں اور مسجد میں جماعت کے ساتھ فرض ہیں اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے اور اس کا ایک جگہ جمع کر کے تقسیم کرنا اور ان مصارف پر لگانا جو اس کے لئے قرار دئے گئے ہیں فرض ہے۔ پس اس فرض کی ادائیگی کو اسی طرح ضروری سمجھو جس طرح نماز اور روزہ اور حج کے فرائض کی ادائیگی کو ضروری سمجھتے ہو۔‘‘

(کتاب مالی نظام حصہ دوم صفحہ ۳۰)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے۔ وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہے سونے پر زکوٰۃ فرض ہے‘‘۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے جملہ صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس اہم فریضہ زکوٰۃ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

سیمینار نظامت دار القضاء قادیان

رپورٹ سیمینار منعقد ۱۹ ستمبر ۲۰۱۹ بمقام مسجد انوار قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دار القضاء کے سو سال مکمل ہونے کی مناسبت سے مورخہ ۱۹ ستمبر ۲۰۱۹ بعد نماز مغرب وعشاء مسجد انوار میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے۔

یہ سیمینار محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر قضاء بورڈ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس سیمینار میں پہلی تقریر بعنوان: ’’دار القضاء کے قیام پر سو سال مکمل ہونے کی مناسبت سے مختصر کوائف‘‘ محترم مولانا زین الدین حامد صاحب ناظم دار القضاء نے کی۔ مکرم موصوف نے اپنی تقریر میں نظام قضاء کے قیام کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے ۱۹۴۷ کے بعد دار القضاء قادیان میں دائر مقدمات اور دفتر کی کارگزاری کے بارے میں تفصیلی ذکر فرمایا۔ اور آخر پر دور خلافت خامسہ میں ہوئی ترقیات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اس کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ممبر قضاء بورڈ نے بعنوان: ’’دنیا کے دیگر نظاموں کے مقابل پر اسلام کا پیش کردہ نظام عدل اور اس کے امتیازات‘‘ پر مفصل تقریر کی۔ مکرم موصوف نے قادیان کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے نظام قضاء کی اہمیت ضرورت اور افادیت کے بارے میں تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔

ان ہر دو تقاریر کے بعد پروجیکٹر کے ذریعہ سیدنا حضور اقدس کا وہ تاریخی خطاب جو حضور اقدس نے انٹرنیشنل ریفریشر کورس میں مورخہ ۲۰ جنوری ۲۰۱۹ کو فرمایا تھا احباب کو دکھایا اور سنایا گیا جملہ احباب نے بڑے انہماک سے حضور اقدس کا یہ خطاب سماعت کیا۔ حضور اقدس کے اس خطاب کے بعد صدر اجلاس محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر قضاء بورڈ بھارت نے حضور اقدس کے ارشادات وہدایات کے حوالے سے قاضی صاحبان اور ممبران قضاء بورڈ کو توجہ دلائی ھیکہ ان ہدایات اور ارشادات کو فیصلہ کرتے

وقت ملحوظ رکھنا ہر قاضی اور ممبر کا اولین فرض ہے۔صدارتی خطاب کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔

دعا کے بعد سیدنا حضور انور کی منظوری سے جملہ شرکاء کرام کیلئے عشائیہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

سیمینار کے بعد لندن سے موصولہ کتاب ''حضرت مصلح موعودؓ کے قضائی فیصلے''، تمام مرکزی قاضی صاحبان اور ممبران بورڈ کو بھجوادی گئی۔اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور قضاء سے وابستہ جملہ افراد کو خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں اپنے مفوضہ امور بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(رپورٹ منجانب)

طاہر احمد بیگ

نائب ناظم دار القضاء قادیان

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝ (البقرہ:255)

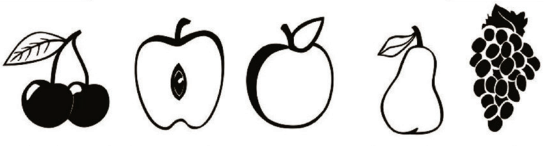

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

دیارِ مہدیؑ سے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں۔ایک اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی جس کا آپ نے کئی جگہ اپنی تحریرات میں ذکر کیا ہے یہ سب سے پہلی انگوٹھی ہے جو دعویٰ سے بہت عرصہ پہلے تیار کرائی گئی تھی۔دوسری وہ انگوٹھی جس پر آپ کا الہام غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ الخ درج ہے۔یہ آپ نے دعویٰ کے بعد تیار کروائی تھی اور یہ بھی ایک عرصہ تک آپ کے ہاتھ میں رہی۔الہام کی عبارت نسبتاً لمبی ہونے کی وجہ سے اس کا نگینہ سب سے بڑا ہے۔تیسری وہ جو آخری سالوں میں تیار ہوئی اور جو وفات کے وقت آپ کے ہاتھ میں تھی۔یہ انگوٹھی آپ نے خود تیار نہیں کروائی بلکہ کسی نے آپ سے عرض کیا کہ میں حضور کے واسطے ایک انگوٹھی تیار کروانا چاہتا ہوں اس پر کیا لکھواؤں حضور نے جواب دیا ''مولا بس'' چنانچہ اس شخص نے یہ الفاظ لکھوا کر انگوٹھی آپ کو پیش کر دی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت ایک شخص نے یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ سے اتارلی تھی پھر اس سے والدہ صاحبہ نے واپس لے لی۔حضرت مسیح موعود کی وفات کے ایک عرصہ بعد والدہ صاحبہ نے ان تینوں انگوٹھیوں کے متعلق ہم تینوں بھائیوں کے لئے قرعہ ڈالا۔اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی بڑے بھائی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام نکلی۔غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ (تذکرہ صفحہ ۴۲۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۰۴ئ) والی خاکسار کے نام اور ''مولا بس'' والی عزیزم میاں شریف احمد صاحب کے نام نکلی۔ہمشیرگان کے حصہ میں دو اور اسی قسم کے تبرک آئے۔ (سیرۃ المہدی جلد اوّل)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کو بہت ساری ایسی قویٰ عطا فرمائی ہیں جس کے ذریعے

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

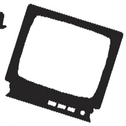

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

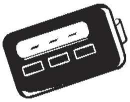
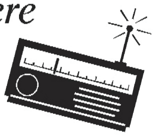

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“

(کلام امام الزمان)

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

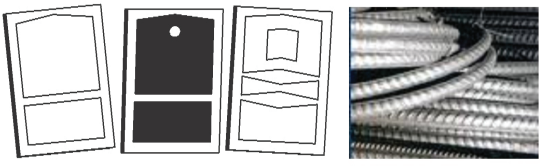

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near
Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Red Alert by Peter George

ناصر الدین حامد صاحب مربی سلسلہ
شعبہ وقف نو بھارت

اس نے فلاح و بہبودی کے ایسے انتظامات کیے ہیں جس نے انسان کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا ہے اور بہت ساری ایسی ایجادات ہوئیں ہیں جنہوں نے انسان کو ایک نئے دور میں پہنچا دیا۔ بہت ساری ایسی چیزیں بھی انسان نے بنائی ہیں جو کہ اس کے اپنے ہی تنزل اور اپنے ہی نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ آج کی ہماری کہانی کچھ اسی قسم کے موضوع سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان نے نیوکلئیر اور ہائڈروجن پاور پر اپنا اختیار حاصل کیا ہے۔ نیوکلئیر اور ہائیڈروجن (nuclear and hydrogen) ایسی قویٰ ہیں جن کے ذریعہ انسان کو ایسی توانائی اور ایسی انرجی (energy) مل رہی ہے جو کہ انسان کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی رہی ہیں۔ یہ انسان کے فائدے کے لئے جتنی موثر ہے اتنی ہی نقصان کے لئے بھی ذمہ دار، کیونکہ ان قویٰ کے ذریعے ایسے بم (nuclear and hydrogen bombs) بنائے جا رہے ہیں جن کا ایک ایک ذرہ انسان اور انسانیت کی پوری صف لپیٹنے کے لئے کافی ہے آج کی ہماری کہانی ''ریڈ الرٹ'' نام کی ایک ناول کا خلاصہ ہے جس میں اسی قسم کا ایک موضوع بطور افسانہ پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ بظاہر افسانہ ہے لیکن عین ممکن ہے کہ مستقبل میں اس قسم کا واقعہ پیش آئے۔

امریکہ کے ایئر فورس کے بریگیڈیئر جنرل جیک ڈی رپر (Jack D. Ripper) امریکہ کی ائیر فورس بیس (Air force base) کے انچارج تھے اور ان کے ذمہ ائیر فورس کی مکمل کمانڈ تھی اور ایسے جہاز ان کے سپرد تھے جو کہ نیوکلیئر اور ہائیڈروجن بم اپنے ساتھ لے کر اڑتے تھے اور اس حکم کے لئے تیار رہتے تھے کہ nuclear war کے وقت دشمن علاقوں میں بم گرا سکیں۔ جنرل جیک ڈی رپر (Jack D.Ripper) USSR پر حملہ کرنے کی تیاری کرنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ محض اتنی تھی کہ جنرل جیک ڈی رپر (Jack D.Ripper) کا ذہنی توازن زائل ہو چکا تھا اور وہ اس بات پر مصر ہو گئے تھے کہ دنیا میں امن اور آشتی صرف اسی حملہ کے بعد آ سکتی ہے اور ان کو یہ لگ رہا تھا کہ اب فوری طور پر ہائڈروجن بم USSR پر گرا دینے چاہئے تا کہ دنیا ان کے ظلم سے بچ سکے۔

خیر جنرل جیک ڈی رپر (Jack D.Ripper) نے اپنے نائب افسر لیونل مینڈریک (Lionel Mandrake) کو حکم دیا کہ وہ فوراً Air force base کو ہائی الرٹ پر کر دیں۔

چونکہ Mandrake ایک پُر حکمت انسان تھے اس لئے وہ اس حکم کے بعد عجیب خلفشار میں پڑ گئے کہ اچانک یہ حکم کیوں دیا گیا اور وہ اس کی تحقیق میں لگ گئے۔

اس دوران جنرل جیک ڈی رپر (Jack D.Ripper) نے بعض اور احکامات جاری کئے، ان میں سے اہم ترین حکم Wing Attack Plan R کا اجراء تھا۔ اس حکم کے مطابق ایسے تمام جہاز جو اس وقت آسمان پر اڑ رہے تھے انکو USSR پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہونا تھا۔

جنرل رپر نے ساتھ ہی یہ حکم بھی دے دیا کہ اب تمام جہازوں کے Pilot صرف اور صرف CRM ۱۱۴ discriminators ریڈیو پر ہی بات کریں گے۔ یہ ریڈیو ایسے تین الفاظ کے code پر مشتمل تھا جو کہ صرف جنرل رپر ہی جانتے تھے۔ خلاء میں تمام طیارے حملہ کے لئے تیار ہو گئے لیکن وہ مکمل طور پر اس بات سے لاعلم تھے کہ یہ حکم صدر امریکہ کی طرف سے نافذ نہیں کیا گیا۔

ایک طرف یہ سب استثنائی احکامات نازل ہو رہے تھے، دوسری طرف Mandrake اپنی تحقیق سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ امریکہ کے صدر کی طرف سے ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا اور یہ جنرل رپر کا ذاتی حکم ہے۔

ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ امریکہ کے صدر اور دیگر افسران اس پورے معاملہ سے نا آشنا تھے کیوں کہ جنرل رپر نے رابطہ کے تمام ذرائع منقطع کر دیئے تھے۔ یہ امریکہ کی جنگی پالیسی کا اہم نقطہ تھا کہ جب Wing Attack Plan R امریکہ کے صدر کی طرف سے نافذ ہو تو رابطہ محض CRM ۱۱۴ discriminators ریڈیو پر تین الفاظ کے code کے ذریعہ ہی ہو، تا کہ دشمنوں کے جاسوس کسی بھی پلان سے واقف نہ ہو پائیں۔ Mandrake نے جنرل رپر سے دریافت کیا کہ انھوں نے بنا صدر امریکہ کی اجازت کے از خود ایسا حکم کیوں نافذ کیا جو کہ درست نہیں ہے۔ اس کے جواب میں جنرل رپر کہنے لگے کہ روس والوں نے امریکہ کے پانی میں ایسی چیز ملا دی ہیں جس سے تمام تر امریکہ کی عوام کی جان کو خطرہ ہے اور یہی وہ وقت ہے کہ اب پورے USSR کو تباہ کر دیا جائے تا کہ انسانیت کی حفاظت ہو سکے۔

جنرل رپر کی اس قسم کی باتوں سے Mandrake نے یہ جان لیا کہ جنرل رپر کا ذہنی توازن خراب ہو چکا ہے لیکن وہ پوری طرح سے بے بس تھے۔

اس بحران کے وقت میں ایک امید کی شعاع اس بات سے اجاگر ہوئی کہ Pentagon ہاؤس میں یہ خبر پہنچ گئی کہ جنرل رپر نے اس قسم کے احکامات نافذ کئے ہیں۔ اس خبر کو سنتے ہی امریکہ کے صدر نے فوری طور پر استثنائی میٹنگ بلائی۔ دوران میٹنگ امریکہ کے صدر نے یہ حکم دیا کہ فوراً Air force base سے رابطہ کیا جائے اور جنرل رپر سے اپنے احکامات واپس لینے کو کہا جائے نیز جیک رپر کو گرفتار کر کے سزاوار قرار دیا جائے اور انکی اس انتہائی غلط حرکت کے لئے سزائے موت کی سفارش کی جائے۔ اس حکم کے بعد Air force base سے رابطہ کی کوشش کی گئی لیکن چونکہ جنرل جیک رپر نے تمام روابط مفقود کر دیئے تھے، Air force base سے کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ اب دوسرا فیصلہ مجبوراً امریکہ کے صدر نے یہ کیا کہ Air force base پر حملہ کر کے جیک رپر کو روکا جائے۔ اس فیصلے کے بعد امریکہ کی فوج کا ایک وفد Air force base کی طرف روانہ کیا گیا۔

امریکہ کے صدر نے USSR کے نمائندے کو Pentagon ہاؤس آنے کی دعوت دی تا کہ انکو اس تمام معاملہ سے روبرو کیا جا سکے۔

امریکی جہاز تیزی کے ساتھ USSR کی طرف بڑھ رہے تھے جو کہ چند گھنٹوں میں اپنے مقررہ ٹارگیٹ پر پہنچنے والے تھے۔ کل ۳۰۰ جہاز تھے جو کہ USSR کے مختلف علاقوں پر ہائڈروجن بم گرانے کے لئے تیار تھے۔ USSR کے نمائندے سے امریکہ کے صدر نے تمام حال بنا کسی پوشیدہ امر کے واضح رنگ میں بیان کر دیا۔ اس کے جواب میں USSR کے نمائندے نے بھی ایک ایسی بات کا اظہار کیا جس سے امریکہ کے صدر کے ساتھ ساتھ میٹنگ میں موجود تمام بڑے بڑے عہدیداران کے ہوش باختہ ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ USSR نے ایک DOOMSDAY MACHINE یعنی قیامت برپا کرنے والی مشین بنائی ہے جو کہ ہزاروں ہاڈروجن اور نیوکلیئر بم سے آراستہ ہے۔ اگر USSR کے کسی بھی ملک پر کوئی ہائڈروجن یا نیوکلیر بم گرتا ہے تو وہ مشین خود بخود چل جائے گی جس سے ہزاروں ہائڈروجن اور نیوکلیر بم پھٹیں گے جو کہ مکمل دنیا کی آبادی ختم کرنے کے لئے کافی ہی نہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں اور انکی تباہی سے پوری دنیا Radioactive ہو جائے گی جو کہ اگلے کئی سو سالوں تک کے لئے اس دنیا میں کسی بھی جاندار کو زندہ نہیں رہنے دے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کچھ عرصہ قبل ہی یہ مشین بنائی گئی ہے اور اگلے ہفتے USSR کی حکومت اس مشین سے دنیا کو آگاہ کرنے والی تھی۔

ایئر فورس بیس میں Mandrake لگاتار اس کوشش میں لگے رہے کہ وہ جنرل رپر کو سمجھا سکیں اور وہ Code حاصل کر لیں جس سے یہ حملہ روکا جائے لیکن جنرل رپر اپنے فیصلے پر بضد رہے۔

اس اثنا میں امریکہ کی فوج Air force base پر پہنچ جاتی ہے جو کہ مکمل طور پر بند (sealed) تھا۔ جنرل رپر Air force base کے محافظوں کو حکم دیتے ہیں کہ اس وفد کے ساتھ مقابلہ کریں۔ محافظین چونکہ جنرل رپر کے احکامات کے پابند تھے انہوں نے حملہ کرنا شروع کیا لیکن امریکہ کی فوج نے چند منٹوں میں ہی Air force base پر تسلط پا لیا۔ قریب تھا کہ فوج جنرل رپر کو گرفتار کر کے اس سے وہ Code حاصل کرتی لیکن اس سے قبل ہی جنرل رپر خودکشی کر لیتے ہیں۔ Mandrake

امریکہ کے صدر سے فوج کے فون سے رابطہ کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ جنرل رپر نے خودکشی کرلی ہے اور وہ اس کا Code معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ Mandrake نے یہ بات کافی غور کے بعد اندازہ لگائی کہ جنرل رپر سے بات چیت کے دوران انہوں نے اکثر Peace on Earth and Purity of Essence (زمین پر امن اور خلوص) الفاظ کا بار بار استعمال کیا تھا لہٰذا انہوں نے یہ خیال کیا کہ ہو نہ ہو اس کا Code انہیں الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو کہ POE بنتا ہے۔ لہٰذا Mandrake فوراً امریکہ کے صدر کو یہ خبر دیتے ہیں کہ اس حکم کو روکنے کا Code ممکن ہے کہ POE ہو لہٰذا امریکہ کے صدر فوراً یہ Code استعمال کرواتے ہیں۔ خوش نصیبی کی بات یہ ہوتی ہے کہ یہ درست Code ہوتا ہے۔ اس Code کے ذریعہ تمام تر جہاز فوراً اس حملہ سے رک جاتے ہیں اور واپس اپنے Air force base کی طرف لوٹنے لگتے ہیں۔

لیکن ایک نیا مسئلہ سامنے آتا ہے کہ ۲۹۹ جہازوں سے رابطہ ہو جاتا ہے لیکن ایک جہاز کو یہ پیغام تکنیکی خرابی کے باعث نہیں ملتا۔ وہ جہاز اس وقت USSR کی سرحد تک پہنچ چکا ہوتا ہے لیکن اپنے مقررہ ٹارگیٹ سے محض ا گھنٹے کی دوری پر ہوتا ہے۔ باوجود کافی کوششوں کے جب اس کے ساتھ رابطہ نہیں ہوتا تو اس کو فضا میں ہی تباہ کرنے کا مشورہ امریکہ کے صدر USSR کے نمائندے کو دیتے ہیں لہٰذا وہ انکا پیغام فوراً USSR بھجواتے ہیں۔ جس پر USSR کے جنگی جہاز اس جہاز پر حملہ کرنا شروع کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ جہاز کافی حد تک تباہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ حملے USSR کے جہاز کر رہے ہوتے ہیں اس لئے امریکہ کے جہاز کا Pilot یہ تصور کرتا ہے کہ USSR والے امریکہ کے پلان کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے اس کا Pilot یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ہمیں دیا گیا حکم ہر حال میں پورا کرنا ضروری ہے لہٰذا وہ بم کو مقررہ جگہ کی بجائے USSR کے قریب ترین مرکز میں گرا دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے Doomsday machine چل پڑتی ہے اور ساری دنیا کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

***

ہندو مذہب میں بت پرستی اور اسکی تردید

عمران خان
متعلم درجہ ثالثہ
جامعہ احمدیہ قادیان

ہندو لفظ کی تعریف:

ہندوستان کی شمال مغرب میں دریائے سندھ بہتا ہے جو ہندوستان کو مغربی ممالک خصوصاً ایران کے باشندے دریائے سندھ کو اپنی زبان میں ہندو کہتے تھے۔ یونانیوں نے بھی اس سندھو کو اندوس یا انڈس کہا اور اسی سے انڈین اور انڈیا بن گیا۔ اس دریائے سندھو کے مشرقی جانب جو قومیں آباد تھیں وہ بھی ہندو نام سے مشہور ہوئیں اور ان کا مذہب ہندو دھرم کہلایا۔

سوال۔ بت پرستی کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور یہ ہندو مذہب میں ہی اتنی خاص ہے؟

جواب۔ سناتنی مندروں میں دیوتاؤں اور اوتاروں وغیرہ کی پوجا کی جاتی ہے سناتنی ہندو یہ مانتے ہیں کہ ایشور اور اسکی قوت تمام دنیا میں اور دنیا کی چیزوں میں موجود ہے۔ سب کچھ برہم ہی ہے اسلئے کسی چیز کے ذریعہ بھگوان کی پوجا کی جاسکتی ہے۔ یہ پوجا کسی مورتی کی نہیں بلکہ مورتی میں موجود بھگوان کی پوجا ہے۔ مورتی کے ذریعہ بھگوان میں دھیان قائم ہو جاتا ہے اور اسی بہانے بھگوان اور دیوتاؤں کا دھیان اور پوجا ہو جاتی ہے۔

ہندوؤں میں دو قسم کی عبادت ہے۔

(۱) نرگن بھگتی۔ اس عبادت میں بت پرستی کو کوئی جگہ نہیں۔

(۲) سگن بھگتی۔ اس عبادت میں مورتی کو سامنے رکھ کر پوجا کی جاتی ہے تا کہ

اس کے ذریعہ سے خدا تک پہنچا جاسکے۔

علماء تورات کی رو سے بت پرستی کی ابتداء:

علماء تورات نے بت پرستی کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے داد اسار وغ کے وقت کو قرار دیتا ہے۔

رومیوں کے نزدیک یہ ہے کہ ملک فرنجہ کے دو بھائی رولس اور روماناوس تھے۔ رولس نے اپنے بھائی کو قتل کرادیا جس کے بعد ملک میں لڑائی اور رفساد شروع ہوگئے۔ یہ سب دیکھ کر رولس خدا کی طرف متوجہ ہوا اور خواب میں دیکھا کہ سکون جب تک نہیں ہوگا تب تک یہ اپنے بھائی کو تخت پر نہ بٹھائے۔ اس پر اس نے اپنے بھائی کی سونے کی مورتی بنوادی اور اس کو اپنے ساتھ بٹھادیا۔ اور کہا کہ ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے۔ اور پھر ملک میں لڈائی اور فساد رک گئے۔ اس طرح خطاب کرنا اور احکام وغیرہ دیوتاؤں کی طرف منسوب کرنا راجاؤں کا شغل بن گیا اور فسادات بھی رک گئے۔

ہندوؤں کی اصل عبادت بت پرستی:

"پنڈت گنگاناتھ جھا mad لٹ اپنے ایک مضمون ریویو (الہ آباد) میں بت پرستی کے متعلق لکھتے ہیں:

ہندو مذہب کا شعبہ عبادات کا اصل الاصول بت پرستی ہے یعنی پتھر اور دھات کی بنی ہوئی مورتیوں کی پرستش لیکن یہ ایک ایسی پست طرز عبادت ہے کہ ہر شخص کو اس پر حیرت ہوئی ہے کہ ہندو مذہب جس کے ہاں اعلیٰ سے اعلیٰ فلسفہ اور حکمت موجود ہے ایسی جاہلانہ رسم کو کیونکر فرض قرار دیا، مخالفین اس پر سخت سے سخت اعتراض کرتے ہیں۔ اور موافقین میں سے بھی اکثر نے صاف صاف یہی کہہ دیا کہ بت پرستی ہندو مذہب کا جزو نہیں۔ جیمنی، کبیر داس، بابانانک، دیانند سرسوتی، راجہ رام موہن رائے ان سب کو مغز اسی میں نظر آیا کہ سرے سے ہی اس طریق عبادت سے انکار کر دیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بت پرستی ہندو مذہب کا جزو لاینفک ہے۔

ہندوؤں کے یہاں کوئی ضابطہ معتقدات نہیں ہر وہ شخص جو وحی والہام کا قائل ہے وہ ہندو ہے۔ عام اس کے کہ وہ دنیا کی کسی بھی کتاب کو الہامی سمجھتا ہو۔ ان میں اک ہستی کا تصور پایا جاتا ہے اس ہستی کا نام وید کی رو سے پرجاپتی ہے جس کے لفظی معنی رب العالمین کے ہیں۔

کتاب کے آخر میں پنڈت جی لکھتے ہیں:

بت پرستی درحقیقت مظہر پرستی کی مترادف ہے، اور مظہر پرستی سے ہمارا کونسا شعبہ حیات خالی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جاہلوں کو بت پرستی کی اجازت دے دینے سے انکی جہالت قائم رہتی ہے اور وہ اصل حقیقت سے گمراہ ہوجاتے ہیں۔

(معروف جلد ۴۔ ۵)

بت پرستی کی تردید از روئے قرآن کریم:

بت پرستی کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (سورۃ اعراف:۱۳۹)

یعنی اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار گزار دیا یہاں کہ وہ چلتے چلتے ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے سامنے عبادت میں مشغول تھی تب انہوں نے کہا اے موسیٰ ہمارے لئے بھی کچھ ایسے معبود بنا جیسا کہ ان کے معبود ہیں۔ موسیٰ نے کہا تم ایک جاہل قوم ہو۔

یہاں بتایا گیا ہے کہ بت پرستی ایک قسم کی جہالت ہے۔

نیز خدا تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ:

وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ (سورۃ الزمر:۱۸)

ترجمہ۔ جو لوگ سرکش ہستیوں کی فرمانبرداری سے بچتے ہیں اور اللہ کی طرف جھکتے ہیں ان کے لئے بڑی خوشخبری ہے۔

مطلب یہ کہ اس آیت میں مورتی پوجا نہ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے اور ان کو عقل والوں میں شمار کیا ہے۔

ویدوں کی رو سے بت پرستی کی تردید اور توحید الٰہی:

جس طرح سے اسلام نے واضح طور پر توحید باری تعالیٰ کا مضمون دنیا کے

سامنے پیش کیا ہے۔ سناتن دھرم کی مقدس کتاب ویدوں میں اس طرح سے اس موضوع کا بیان نہیں ملتا۔

رگ وید تحریر ہے کہ

अयमेक इत्था पुरुरु चष्टे विश्वपति:
तस्य व्रतान्यनु वश्ररामसि

ترجمہ۔ وہ ایک ہی خدا سب کا مالک ہے۔ وہی کمال نگران ہے۔ ہم اپنی بھلائی کے لئے اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ (رگ وید ۸۔۲۵۔۱۰)

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्य: स सुपर्णो गरुत्मान्।
एकं सद् विप्रा बहुधा वदंत्यग्नि यमं मातरिश्वानमाहु:

ترجمہ: ایک حق نما خدا کو دانشمند لوگ کئی ناموں سے پکارتے ہیں۔ اسی کو وہ اگنی، یم، ماترشوا، اندر، متر، ورون، دویہ، سوپرن، گروتمانو غیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ (رگ وید ا۔ ۱۶۴۔ ۴۶)

तदेवाग्निस्तदादित्यस्तद्वायुस्तदु चन्द्रमाः
तदेव शुक्रं तद्ब्रह्म ता आपः स प्रजापतिः ||

وہ اگنی ہے وہی سورج ہے وہی وایو ہے وہی چندرما ہے، وہی شکر ہے، وہی برہما ہے، وہی محیط کل ہے اور وہی پرجاپتی ہے۔ (یجر وید ا/۳۲)

اسی طرح سام وید میں لکھا ہے کہ

अग्रिस्तिगमेन शोचिषा यं न्यत्रिणम अग्रिनो वंत ते रयिम
(سام وید ۲/۳/۱)

कौमैस्तैस्तैर्हृतज्ञाना: प्रपद्यन्तेऽन्यदेवता: ।
तं तं नियममास्थाय प्रकृत्या नियता: स्वया ॥

ترجمہ جن کی ذہانت مادی خواہشات نے چرا رکھی ہے، وہی نیم دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں یعنی جو مادہ پرست ہیں وہی نیم دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں ایک حقیقی خدا کو چھوڑ کر دوسرے خود ساختہ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ (بھگوت گیتا۔ ۲۰۔ ۷)

اسی طرح رامائن میں لکھا ہے کہ:

व्यापक एक ब्रह्म अविनाशी, सत चेतन घन आनन्द राशी.
व्यापक ब्रह्म अलख अविनाशी चानंद निर्गुण गुण राशी

یعنی۔ برہما، رب العالمین ایک ہی ہے جو تباہ و ناش نہیں ہوتا بلکہ وہ سچ اور برحق ہے، وہ زندہ جاوید خدا ہے، بادلوں کی طرح سچے سرور سے بھرپور ہے، وہ لطف کا خزانہ ہے، وہ ہر شے کا محیط ہے۔ (رامائن صفحہ ۴۴، ۴۳ بال کانڈ)

ایک اور جگہ لکھا ہے کہ

देशकाल दिश बदोशों माँहीं,
कछ सो कहाँ, जहाँ परया नादीं

ترجمہ یعنی مکان و زمان میں، اطراف میں، دو سمتوں میں نیز دیگر اطراف میں وہ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان (خدا) نہیں رہتے۔ (رامائن صفحہ ۲۳۶)

ان سب حوالہ جات سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہندو مذہب توحید کی تعلیم دیتا ہے اور بت پرستی کی تردید کرتا ہے۔

دانشوروں کے اقوال سے بت پرستی کی تردید اور وحدانیت کا تصور:

ہندو مذہب میں وحدانیت پیش کرنے سے پہلے کچھ مشہور ہندو مصنفین کے اقوال اور ان کا بت پرستی کے متعلق جو عقیدہ ہے اس کو مختصرًا بیان کروں گا۔

(ا) ڈاکٹر چمن لال گوتم تحریر کرتے ہیں کہ:

رشیوں نے مورتی پوجا کا طریق رائج کیا تا کہ وہ اس مورتی کو ذریعہ بنا کر اس لامحدود ہستی کو جسمانی شکل میں اپنے سامنے دیکھ سکیں۔ (ویشنو دھیہ مصنف ڈاکٹر چمن لال صفحہ ۱۴۹)

ایک اور جگہ اس بارے میں یوں بیان ہے کہ:

صرف ایک سب سے طاقتور خدا کو اپنا مالک مانتے ہوئے خود غرضی اور گھمنڈ چھوڑ کر اور جذبہ اور سچے پیار کے ساتھ لگاتار تفکر کرنا ہی ایسی عبادت ہے جو بدکاری سے پاک ہے۔ (تفسیر گیتا صفحہ ۳۲۶ مطبع کلیان گورکھپور)

اسی طرح ایک جگہ ڈاکٹر تارہ چند لکھتے ہیں کہ:

ذرا سوچو تو محبت کرنے والی بیوی کا ایک ہی شوہر ہوتا ہے اس لئے جو پرستار ایمان رکھتا ہے اس کا ایک ہی خدا ہے۔ دوسرے خداؤں کا ساتھ ہرگز نہ ڈھونڈو دوسرے خداؤں کا نام لینا بدکاری ہے۔

(اسلام کا ہندو تہذیب پر اثر مصنف ڈاکٹر تارہ چند اردو ترجمہ ڈاکٹر رحم علی الہاشمی صفحہ ۱۵۳ تا ۱۵۴ آزاد کتب گھر دہلی)

سوامی دیانند جی کی بت پرستی سے نفرت:

ان کے والد شیومت کے بہت بڑے بھگت تھے انہوں نے شیوراتری کے موقعہ پر ان کو ورت (روزہ) رکھنے پر مجبور کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۸ سال تھی۔

پوجا کے بعد اب لوگ رات کو سو گئے تب ایک چوہا شیو مورتی پر چڑھ کر اس پر چڑھاوے کو کھانے لگا اس وقت سوامی جی اس کو دیکھ کر پریشان ہو گئے انہوں نے یہ دیکھا کہ ترلوک کا سوامی چوہوں سے مار کھا رہا ہے۔ وہ اپنے دل میں یہ سوچنے لگا کہ کیا میرا پر میشور اتنا کمزور ہے۔ جس مذہب کا دیوتا ایسا ہے وہ مذہب بھی ایسا ہی ہو گا اور اس طرح سوامی جی کے دل میں یہ سوال کھٹکتا رہا۔ پس اس نے سوچا کہ اصل میں شیو یعنی پر میشور کوئی اور ہی ہے۔ میں اس کی کھوج کروں گا۔

اس طرح وہ اپنے دل میں خیال کرنے لگا، کہ جس طرح ایک لاش کو شمشان کی طرف لئے جاتے ہوئے گوتم بدھ کو اور درخت سے گرتے ہوئے ایک سیب کو دیکھ کر آئیجک نیوٹن کو ایک نئی ایجاد کا پتہ لگا اسی طرح یہ واقعہ سوامی جی کو ایک نئی راہ کی طرف لے گیا اور اس طرح وہ پر میشور کی طرف متوجہ ہوا اور آریہ سماج کی بنیاد رکھی اور انہیں ایک پر میشور کی پرستش کا حکم دیا۔ (آریہ گزٹ نومبر انک سوامی دیانند سرسوتی شری شیم چند رسومن صفحہ ۱۰)

بت پرستی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظریہ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

ابتدائے زمانہ میں خدا کے الہام کی طرف صرف اس لئے انسان محتاج ہیں کہ وہ محض بے خبری کی حالت میں پیدا ہوتا ہے اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور اعمال صالحہ کن اعمال کو کہتے ہیں۔ مگر یہ بے خبری کچھ ابتدائے زمانہ پر موقوف نہیں بلکہ انسان کی فطرت کچھ ایسی واقع ہے کہ اس کے باپ دادے راہ راست سے بے خبر نہ تھے اور ایمان رکھتے تھے اور نیک اعمال بجالاتے تھے۔ مگر انسان ایک مدّت دراز گزرنے کے بعد ان کے طریق کو بھول جاتا ہے اور ان کی مخالف طریق اختیار کرتا ہے اور بسا اوقات وہ کتاب (وید) محرف و مبدل ہو جاتی ہے جس سے پہلے لوگ ہدایت پاتے تھے اور بعض اوقات پیچھے آنے والے لوگوں کو ان کے معنی سمجھنے میں غلطیاں پیدا ہو جاتی ہیں جیسا کہ یہی غلطیاں وید کے پڑھنے والوں کو پیش آئیں کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ وید مخلوق پرستی سکھاتا ہے۔ اسی وجہ سے تمام ہندو مخلوق پرستی میں گرفتار ہیں اور تمام آریہ ورت بت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ بلکہ دنیا میں مخلوق پرستی کی کوئی قسم نہیں جو ہندوؤں نے اختیار نہیں کر رکھی۔ یہاں تک کہ بعض درختوں کی بھی پوجا ہوتی ہے۔ اور بعض ہندو سانپوں کی بھی پرستش کرتے ہیں اور قسم کی نہایت گندی پوجا بھی کرتے ہیں۔ جس کو لنگ پوجا کہتے ہیں اور کالیستھ قوم کے پڑھے لکھے ہندو قلم کی پوجا کرتے ہیں۔

ایسی ہی کئی اور قسم کی پوجائیں ہیں جو اس قوم میں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ہندوؤں نے بہت سے دیوتا بھی بنا رکھے ہیں کہ شاید ۳۳ کروڑ یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ ان سب کی پوجا ہوتی ہے اور اس میں صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے پنڈت اور عالم فاضل ہندو مذہب کے قریباً سب کے سب مخلوق پرست ہیں۔

یہ تو وہ اعمال ہیں جن میں خدا کا حق مخلوق کو دیا گیا۔ اسی وجہ سے پنڈتوں میں مخلوق پرستی شروع ہوئی اور عوام الناس میں بھی یہ عام ہونے لگا۔

(چشمۂ معرفت صفحہ ۶۸ تا ۶۹)

اللہ تعالیٰ اس قوم کو حق کی پہچان کرائے اور ان کے دل اور سینوں کو سچائی کی راہ سے کھولے۔ (آمین)

***

بقیہ از صفحہ 34 گوشۂ ادب

اے برقِ تجلی کوند ذرا کای مجھ کو بھی موسیٰ سمجھا ہے
میں طور نہیں جو جل جاؤں جو چاہے مقابل آجائے

kashtī ko Khudā par chhoṛ bhī de kashtī kā Khudā Khud hāfiz hai
mushkil to nahīñ in maujoñ meñ bahtā huā sāhil aa jaa.e

کشتی کو خدا پر چھوڑ بھی دے کشتی کا خدا خود حافظ ہے
مشکل تو نہیں ان موجوں میں بہتا ہوا ساحل آجائے

(بہزاد لکھنوی)

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.

Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

EXIDE
MUJEEB AHMED
Prop.

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE

EXIDE Loves Cars & Bikes

Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS

M.S. AUTO SERVICE

M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396,9866531100.

INDIA MOVES ON EXIDE

KOHINOOR PRESS

سائنس کی دنیا

Science

نوبیل انعام 2019

طبعیات کا انعام کائنات میں نئے افق تلاش کرنے والوں کے نام

پال رِنکنمدیر سائنس، بی بی سی نیوز 8 اکتوبر 2019

(بائیں سے دائیں) جیمز پیبلز، ڈڈیئر کیولوز اور مائیکل مئر

طبعیات کے میدان میں سنہ 2019 کے نوبیل انعام کا حقدار ان تین سائنسدانوں کو قرار دیا گیا ہے جنھوں نے کائنات سے متعلق ایسی چیزیں دریافت کی ہیں جن کی 'پہلے مثال نہیں ملتی'۔

اس بات کا اعلان سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں نوبیل انعامات کی سالانہ تقریب میں کیا گیا۔

فزکس میں یہ انعام جن تین سائنسدانوں میں مساوی تقسیم کیا جائے گا، ان میں جیمز پیبلز، مائیکل مئر اور ڈڈیئر کیولوز شامل ہیں۔ ان تینوں ماہرین کو مشترکہ طور پر یہ انعام کائنات کے ارتقاع پر تحقیق اور سنہ 1995 میں دور کہکشاں میں سورج جیسے ایک سیارے کی دریافت پر دیا گیا ہے۔

نو ملین کرونر (سات لاکھ 38 ہزار پاؤنڈ) کی انعام کی رقم ان تینوں میں تقسیم کی جائے گی۔

نوبیل کمیٹی کے ایک رکن، اولف ڈینیلسن کا کہنا تھا کہ 'یہ دونوں انعامات ہمیں کائنات اور کائنات میں ہمارے مقام سے متعلق نہایت اہم معلومات فراہم کرتے ہیں۔

'ان میں پہلی تحقیق اس لحاظ سے بہت زبردست ہے کہ یہ کائنات کی ابتدا کے بارے میں بتاتی ہے، جبکہ دوسری اس قسم کے سوالوں کے جواب فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ کیا ہم اس کائنات میں اکیلے ہیں، کیا کائنات میں کسی اور جگہ پر بھی زندگی کا وجود ہے؟'

بگ بینگ کے بعد پھوٹا تھا

تفصیل کے مطابق امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی سے منسلک جیمز پیبلز کو جن خدمات کے صلے میں انعام دیا گیا ہے ان میں کائنات کے ارتقاء سے متعلق علم میں اضافہ اور نظام کائنات میں ہماری زمین کے مقام کے حوالے سے تحقیق شامل ہے۔

کچھ دیگر ساتھی ماہرین کے ہمراہ جیمز پیبلز نے پیشگوئی کی تھی کہ بِگ بینگ کے وقت کائنات میں مائیکرو ویو تابکاری موجود تھی۔

اس کے علاوہ انھوں نے کائنات میں مادۂ سیاہ اور اس سے منسلک توانائی کے بارے میں بھی تحقیق کی جس سے کائنات سے متعلق سائنسی نظریات کو آگے بڑھانے میں مدد ملی ہے۔

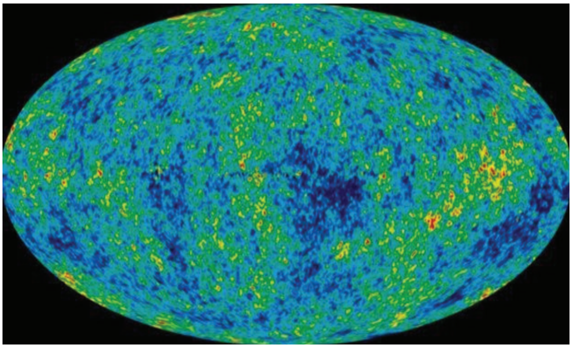

مائیک مئر اور ڈڈیئر کیولوز کو نوبیل انعام 51 پیگاسی بی نامی ایک سیارے کی دریافت پر دیا گیا ہے (آرٹسٹ کی نظر میں)

جب ان سے پوچھا گیا کہ فزکس کے شعبے میں ان کی اہم ترین تحقیق کیا ہے تو جیمز پیبلز کا کہنا تھا کہ 'ان سے یہ بات بڑے شد ومد سے پوچھی جاتی ہے، (تاہم) ان کا کام مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ کام میری پوری زندگی پر پھیلا ہوا ہے۔'

مائیک مئر اور ڈڈیئر کیولوز کو نوبیل انعام 51 پیگاسی بی نامی ایک سیارے کی دریافت پر دیا گیا ہے جو دراصل گیسوں کا ایک بہت بڑا مجموعہ ہے جو ہماری زمین سے 50 نوری سال کی دوری پر ہے۔

یہ کائنات کے اس مقام پر پہلی دریافت ہے جس میں ہائیڈروجن کے ایٹم آپس میں ضم ہو کر ہیلیم کے ایٹم بناتے ہیں۔ یہ ستاروں کی وہ قسم ہے جو کائنات میں بہت زیادہ ہے اور ہمارا اپنا سورج بھی اس سلسلے کا ستارہ ہے۔

امیرکن انسٹیٹیوٹ آف فزکس کے سربراہ مائیکل مولونی کہتے ہیں کہ 'کائنات کی بنیادی ساخت اور دور دراز کے شمسی نظاموں کے اندر نئی دنیائیں دریافت کرنے کے حوالے سے ان سائنسدانوں نے جو کام کیا ہے، اس نے علمِ کائنات کے شعبوں میں نئی تحقیق کے دروازے کھول دیے ہیں۔'

ان کے بقول 'ہمارے اپنے نظام شمسی سے باہر ایک ایسے سیارے کی دریافت جو (سورج کی قسم کے) ایک ستارے کے گرد گھوم رہا ہے، اس نے کائنات میں ہمارے مقام یا حیثیت کے بارے میں ہمارے خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ اس کائنات میں جس میں بہت سے ایسے معمے ہیں جو ابھی حل ہونا باقی ہیں۔'

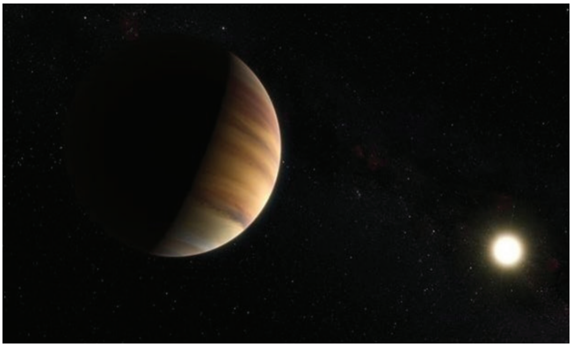

نوبیل انعام: خلیئے آکسیجن کے اتار چڑھاؤ کا مقابلہ کیسے کرتے ہیں؟

طب اور فزیالوجی کے شعبوں میں سنہ 2019 کا نوبیل انعام ان تین سائنسدانوں کو دیا گیا ہے جنھوں نے دریافت کیا ہے کہ جب آکسیجن کی فراہمی میں اتار چڑھاؤ آتا ہے تو ہمارے جسم کے خلیئے اس سے کیسے نمٹتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے جسم کے خلیئے یا سیلز خوراک کو توانائی میں تبدیل کرتے ہیں اور اس کے لئے انھیں آکسیجن درکار ہوتی ہے۔

اس تحقیق پر تین سائنسدانوں، برطانیہ کے سر پیٹر ریٹکلف، امریکہ کے ولیم کیلن اور گریگ سیمنزا، کو نوبیل انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ تحقیق میں اس بات کا جائزہ لیا گیا تھا کہ جب آکسیجن کم ہو جاتی ہے تو خلیئے اس سے کیسے نبرد آزما ہوتے ہیں۔

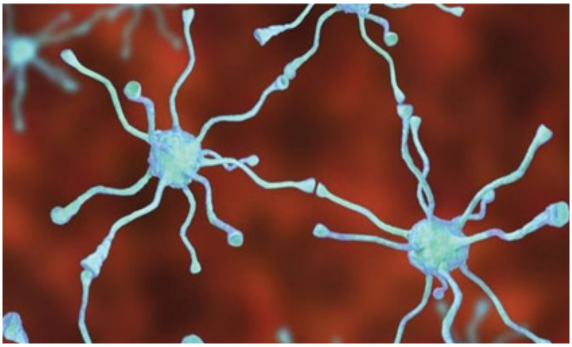

نوبیل انعام دینے والی سویڈش اکیڈمی کا کہنا ہے کہ ان سائنسدانوں کی تحقیق کے 'نفیس' نتائج سے خون کی کمی (انیمیا) اور سرطان (کینسر) کے علاج میں مدد مل رہی ہے۔

ایک بیان میں اکیڈمی کا مزید کہنا تھا کہ ہم 'صدیوں سے اُس بنیادی اہمیت کو سمجھتے ہیں جو آکسیجن کو حاصل ہے، لیکن ہمیں ایک عرصے سے یہ نہیں معلوم تھا کہ آکسیجن کے زیادہ یا کم ہونے کی صورت میں خلئے کیا کرتے ہیں۔'

سر پیٹر ریٹکلف برطانیہ کے فرانسِس کرِک انسٹیٹیوٹ سے منسلک ہیں،

(دائیں سے بائیں) گریگ سیمنزا، ولیم کیلن اور سر پیٹر ریٹکلف

ولیم کیلن کا تعلق ہارورڈ یونیورسٹی سے ہے جبکہ گریک سیمنزا جان ہاپکنز یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔

آکسیجن ہمارے جسم کے مختلف حصوں میں آکسیجن کی موجودگی گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، خاص طور پر اس صورت میں جب ہم ورزش کر رہے ہوتے ہیں، کسی بلند مقام پر ہوتے ہیں یا ہمیں کوئی زخم آجاتا ہے۔

جب آکسیجن کم ہوجاتی ہے تو ہمارے سیلز کو فوراً خود کو ڈھالنا پڑتا ہے تاکہ وہ خوراک سے توانائی بنانے کے کام میں تبدیلی کر کے آکسیجن کی کمی سے نمٹ سکیں۔

ہمارے جسم میں آکسیجن کے اتار چڑھاؤ کو بھانپ لینے کی اس صلاحیت کی وجہ سے خون میں نئے سرخ خلئے بننا شروع ہوسکتے ہیں یا خون کی نئی شریانیں بھی بن سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ آکسیجن کا اتار چڑھاؤ بیماریوں کے خلاف مدافعت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور ماں کے پیٹ میں ہماری ابتدائی نشو ونما میں بھی کردار ادا کرتا ہے۔

جسم میں آکسیجن کی کمی بیشی کو سمجھنے کی صلاحیت کی بدولت ماہرین کو مختلف امراض سے نئے علاج دریافت کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

مثلاً، کینسر کی صورت میں ٹیومرز یار سولیاں نئی شریانیں بننے کے عمل کو ہائی جیک کر لیتی ہیں، جس سے کینسر کے لئے بڑھنا آسان ہوجاتا ہے۔

خون کی کمی کی صورت میں اگر جسم کو یہ پیغام دیا جائے کہ وہ مزید سرخ خلئے بنانا شروع کر دے تو یہ بھی انیمیا کا ایک مؤثر علاج ہوسکتا ہے۔

***

(بقیہ از صفحہ نمبر ۳۲ ۔ چرنی سے چراگاہ تک)

مقام پر اثر انداز ہوئے۔ اپنی یادوں کو تازہ رکھنے کے لئے اور اپنے وطن مالوف کی الفت کو قائم رکھنے کیلئے اُن علاقوں کے نام ہجرت کی جگہوں میں داخل کر کے اس بات کی شہادت رکھی کہ وہ کن علاقوں میں کہاں اور کیسے آباد ہوگئے۔ چنانچہ مختلف ریسرچ اسکالروں کی کاوشوں کو یکجا محفوظ رکھنے کے لئے قارئین کرام کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔

10 Years
Quality Service
Est. 1992
Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

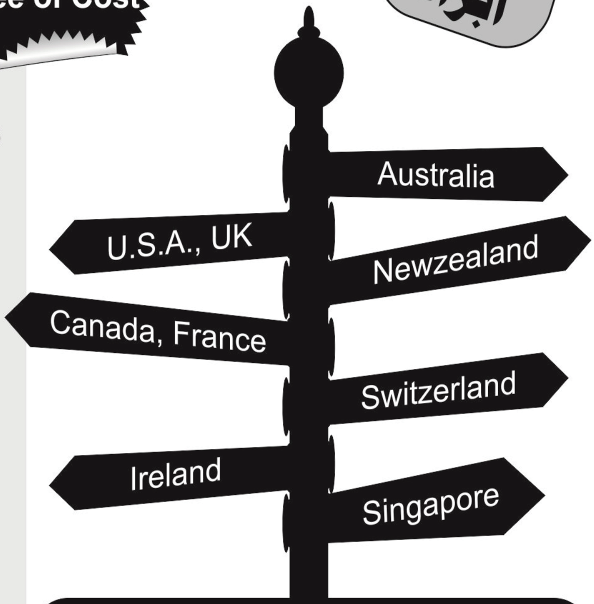

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

چرنی سے چراگاہ تک

(کشمیریوں میں یہودیوں کی موجودگی
اور حضرت یوز آصف بارہ تاریخی ثبوت)

قسط نمبر 16

مولانا غلام نبی نیاز صاحب
سابق مربی سلسلہ
سری نگر کشمیر

تصویر کشمیر:

کشمیر اُبلتے، بہتے چشموں، خوبصورت اور بل کھاتی لاتعداد چھوٹی بڑی نہروں، دل لُبھانے والی جھیلوں، گُنگناتے آبشاروں، حسین وادیوں، آنکھوں کو خیرہ کرنے والے سبزہ زاروں اور مُرغزاروں سر بفلک اونچے پہاڑوں جن کی چوٹیاں برف کی چادر اوڑھے ہوئے مسحور کن صورت اپنائے ہوئے ہمہ وقت چاق وچوبند نظر آتے ہیں اِن سب چیزوں کا امتزاج ناظرین کو ارضی بہشت سے متعارف کراتا ہے تبھی تو شاعروں اور تاریخ نگاروں اور جغرافیہ دانوں نے اس کو زمینی جنت اور جنت الدنیا سے تعبیر کیا ہے۔ حضرت سعدیؒ نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است وہمیں است وہمیں است

کسی بادشاہ نے یوں تعریف کی ہے۔

کشمیر مگو، رشکِ پری خانہ چین است
القصہ بہشتت کہ بر روئے زمیں است

یعنی کشمیر نہ کہو یہ تو چین کے پری خانہ کیلئے باعث رشک ہے۔ مختصر یہ کہ یہ ایک ایسی بہشت ہے جو روئے زمین پر ہے۔

ایک اور شاعر یوں گویا ہے۔

آبش چو گُلاب ہر طرف گشتہ رواں
خاکش ززمین جنت آوردہ نشان

پانی اس کا عرق گل کی طرح ہر طرف رواں ہے اور اِس کی خاک جنت کی زمیں نشاندہی کرتی ہے۔

ارض فلسطین:

ڈاکٹر جی ڈبلیو جی ماسٹر مین ارض فلسطین کے طبعی خصائص کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”(اس سرزمین کی) طبعی خصوصیت ہر جگہ ایک جیسی ہے۔ موسم سرما کی مختصر بارش کے بعد خشک گرمی کا موسم آتا ہے۔ جب پانچ چھ ماہ کوئی بارش نہیں ہوتی گرمی کے باعث موسم بہار کا سبزہ مُرجھا جاتا ہے۔ میلوں تک گرمی کے آخری دنوں میں اس سرزمین میں صرف خار دار جھاڑیاں اُگتی ہیں۔ عمارتی لکڑی کہیں بھی دکھائی نہیں دیتی۔ چشمے چھوٹے اور صرف کہیں کہیں دکھائی دیتے ہیں جو بہت خشک ہوجاتے ہیں۔ خشک اور جھلسادینے والی جنوب مشرقی بادِ سموم جو صحراؤں سے آتی ہے موسم بہار اور موسم خزاں کے خوشگوار موسم کو برباد کردیتی ہے۔“ (ارضِ مقدس صفحہ ۷، ۱۲)

صحیح عکاسی:

اگرچہ ڈاکٹر جی ڈبلیو جی کی تحریر سے ارضِ فلسطین کی صحیح تصویر واضح ہوگئی ہے۔ پھر بھی عینی شاہدین کے تاثرات کا یہاں درج کرنا مزید علمیت کا موجب ہوگا اور یہ بات بدیہی ہے کہ کسی خطہ ارضی کی صحیح عکاسی مقامی لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ یا وہ لوگ کر سکتے ہیں جو اُن علاقوں میں باہر سے جاکر رہے ہوں کیونکہ ایسے اشخاص کا علم اور مشاہدہ حق الیقین کی بنا پر ہوگا۔ چنانچہ ہمارے دو عالم فاضل دوست مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب فاضل ناظر دعوۃ الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند اور مکرم مولانا باسط رسول صاحب فاضل مدرس جامعہ احمدیہ اس علاقے میں کافی عرصہ گذار کر واپس آئے ہیں خاکسار نے ہر دو فاضل دوستوں سے وہاں کے جغرافیائی حالات اور کوائف تحریر اً دینے کی درخواست کی۔ دونوں نے ازراہِ مہربانی خاکسار کی گذارش کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے مندرجہ بالا تاثرات عنایت فرمائے ہیں فجزاھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ واضح رہے کہ دونوں فاضل

بزرگان کافی عرصہ اس علاقے میں گزار کر آئے ہیں۔ وہاں کے تمام حالات سے حتی المقدور واقف ہیں۔ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب فاضل نے تو تیرہ سال کا طویل عرصہ اس خطہ ارضی میں گذارا ہے۔ جب کہ مکرم مولانا باسط رسول صاحب فاضل نے بھی اڑھائی سال کا عرصہ یہاں گذارا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ کی آخری آرام گاہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ کی آخری آرامگاہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّہٗۤ اٰیَۃً وَّاٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ (المؤمنون:۵۱)

ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور بہتے پانیوں والی تھی۔ رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیۡنٍ یعنی اونچی جگہ اور بہتے پانیوں والی کے قرآنی الفاظ سرزمین کشمیر پر ہی صادق آتے ہیں۔

اونچی جگہ، چشمے والی زمین اور ٹھہرنے کے لحاظ سے پرسکون، یہ تینوں صفات دنیا میں کشمیر کے علاوہ اور کسی پر صادق نہیں آتیں یہ بات درست ہے کہ دنیا میں کشمیر سے اونچے مقامات بھی ہیں مگر وہ رہائش کے اعتبار سے ذات قرار کی تعریف میں نہیں آتے وہاں انسان اطمینان سے نہیں رہ سکتا۔ کشمیر کے بارے میں کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است وہمیں است وہمیں است

خاکسار راقم الحروف محمد حمید کوثر کو طویل عرصے تک کشمیر اور پھر فلسطین میں رہنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار اپنے ذاتی مشاہدے اور تجربے کی بناء پر تحریر کرتا ہے کہ فلسطین اگرچہ نسبتاً اونچا ہے مگر اس میں زمین سے نکلنے والے چشموں کی وہ بہتات نہیں جو کہ کشمیر کے علاقے میں ہے اور پھر فلسطین کے چشموں کا پانی صرف برسات کے موسم میں بہتا ہے اور اس کے بعد موسم گرما میں عموماً یہ چشمے خشک ہوجاتے ہیں اور اس علاقے کو موسم گرما میں پانی کی قلت کا سامنا رہتا ہے لیکن کشمیر کے چشمے گرمیوں میں برف کے پگھلنے کی وجہ سے ان میں زیادہ پانی بہتا ہے اور سیرابی کے کام آتا ہے۔ فلسطین کے علاقے میں جبل الشیخ اور بعض اونچے مقامات پر برف پڑتی ہے مگر اتنی مقدار میں نہیں جتنی کہ کشمیر میں۔

ذات قرار سے مراد یہ بھی ہے کہ انسان جس علاقے میں پیدا ہوتا ہے اور وہاں بچپن وجوانی گزارتا ہے اسی طرح کا علاقہ اس کی آخری آرامگاہ ہوتا ہے اس لحاظ سے بھی کشمیر حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت مریم علیہما السلام کے لئے عمدہ پناہ گاہ ثابت ہوئی اور اُنہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام کشمیر میں ہی گزارے اور وہاں ہی ان کی وفات ہوئی اور اب تک ان کا مزار محلّہ خانیار سرینگر میں موجود ہے۔

بنو اسرائیل کی مظلومیت تورات کے صفحات میں خاص کر ''۲سلاطین'' میں بکھری پڑی ہے۔ شاہ نابونصر کے بعد اُس کا بیٹا بنو کدنصر تخت نشین ہوا یہی وہ شخص ہے جس کو بخت نصر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ بڑا ہی سفاک اور ظالم بادشاہ تھا اور لوگ اس سے نفرت کرتے تھے۔ کشمیر میں ہر ظالم شخص کو بخت نصر کہہ کے پکارا جاتا ہے۔ ۵۸۸ قبل مسیح کو اس ظالم بادشاہ نے دوسری بار یروشلم پر حملہ کیا۔ ۵۹۷ قبل مسیح اس نے اور دوسرے ظالم بادشاہوں نے یروشلم کو تباہ وتاراج کر کے رکھا۔ محلات کو آگ لگادی۔ خزانے لوٹے اور مظلوم بنو اسرائیل کو قیدی بنا کر بابل لے جایا گیا صرف دو قبیلے فلسطین میں رہے باقی دس قبیلے اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے۔ خاص کر مشرقی ممالک میں۔ چنانچہ جارج مور نے ۱۸۶۱ء کو اپنی شہرہ آفاق کتاب ''گمشدہ قبائل'' میں لکھا:

''اُن قبیلوں اور ضلعوں کے نام قدیم اور جدید جغرافیہ میں اِسرائیلی ہیں اور اگر ہم میڈیا سے افغانستان اور ہندوستان تک مختلف مقامات کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اسرائیلی قبیلے کن راستوں سے آئے اور کہاں کہاں ٹھہرے۔ یہ نام اُن کے مصائب سے بھرے ہوئے سفر اور منزلوں کا پتہ دیںگے۔

(گمشدہ قبائل صفحہ ۱۵۱)

الغرض مظلوم قبائل پناہ کی تلاش میں مشرقی ممالک خاص کر ہندوستان، افغانستان، بخارا، سمرقند اور کشمیر میں وارد ہوئے اور یہاں کی زبان، مکان

باقی صفحہ نمبر 29 پر ملاحظہ ہو★★★

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ قادیان 2019

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع مورخہ 26 تا 29/ستمبر 2019 قادیان میں منعقد ہوا، جس میں قادیان کے 14حلقوں کے خدام واطفال نے شرکت کی۔ امسال خدام کے 12علمی اور 18ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نیز اطفال کے 11علمی اور 8ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ محترم امیر مقامی صاحب قادیان، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، ہرسہ انجمنوں کے عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز صبح 4:30 بجے نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ نعیم احمد پاشا صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ درس بعنوان ’’کشتی نوح۔ تصنیف لطیف حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کی تعلیمات‘‘ مکرم مولوی فرحت احمد صاحب ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے دیا۔ بعدہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ’’ایوان طاہر‘‘ (دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان) میں لوائے احمدیت لہرا کر اجتماع کا افتتاح کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں احمدیہ گراؤنڈ میں خدام واطفال کے ناشتے کا اہتمام کیا گیا۔ چاروں روز مقررہ شیڈیول کے مطابق خدام واطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

مورخہ 27/ستمبر 2019 بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ و مسجد انوار میں خدام واطفال کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ mta کے ذریعہ live دکھایا گیا مورخہ 28/ستمبر کو مسجد دارالانوار میں بعد نماز مغرب وعشا جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب mta کے ذریعہ live دکھایا گیا۔ بعدازاں صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر قامی قادیان بھی بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور ترانہ اطفال الاحمدیہ کے بعد کشتی نوح۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی تعلیمات، شوشل میڈیا، Islamophobia جیسے اہم موضوعات پر 6/افراد پر مشتمل ایک پینل نے مذاکرہ پیش کیا۔ اس سے قبل اس موضوع پر ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔

خصوصی نشست کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے صنعتی نمائش کا افتتاح فرمایا جس میں 35 سے زائد خدام واطفال نے حصہ لیا۔

مورخہ 29/ستمبر 2019 کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ ہالینڈ کے اختتامی خطاب کے بعد مکرم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ عہد خدام واطفال اور ترانہ کے بعد مکرم ریحان احمد شیخ صاحب معتمد وسیکریٹری اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہ مکرم محمد نصر غوری صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تقریر کی۔ اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب کیا۔

آخر پر صدر اجلاس نے خدام واطفال کو اپنی حالتوں کا محاسبہ کرنے نیز خلافت سے وابستگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ بعدازاں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ اجتماع کے جملہ پروگرام اختتام پذیر ہوئے۔

امسال موازنہ حلقہ جات خدام الاحمدیہ قادیان میں درج ذیل حلقوں نے نمایاں کارکردگی پیش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کریں۔ نیز مزید بہتری پیدا کرنے کی بھی توفیق بخشے۔ آمین

اوّل۔ حلقہ دارالفضل، دوئم۔ حلقہ طاہر، سوئم۔ حلقہ ناصر آباد

اطفال الاحمدیہ قادیان میں

اوّل حلقہ ننگل، دوئم حلقہ دارالفضل، سوئم حلقہ ناصر آباد

(چوہدری ایشان احمد، منتظم شعبہ رپورٹنگ)

★★★

گوشۂ ادب

dil gar maiñ chāhūñ har chiiz muqābil aa jaa.e -e -ai jazba
manzil ke liye do gaam chalūñ aur sāmne manzil aa jaa.e

اے جذبہ دل میں چاہوں ہر چیز مقابل آجائے
منزل کے لئے دوگام چلوں اور سامنے منزل آجائے

ai dil kī lagī chal yūñhī sahī chaltā to huuñ un kī mahfil meñ
us vaqt mujhe chauñkā denā jab rañg pe mahfil aa jaa.e

اے دل کی لگی چل یونہی سہی چلتا تو ہوں انکی محفل میں
اس وقت مجھے چونکا دیناجب رنگ پہ محفل آجائے

kāmil chalne ko tayyār to huuñ par yaad rahe -e -ai rahbar
us vaqt mujhe bhaTkā denā jab sāmne manzil aa jaa.e

اے رہبر کامل چلنے کو تیار تو ہوں پر یاد رہے
اس وقت مجھے بھٹکادیناجب سامنے منزل آجائے

haañ yaad mujhe tum kar lenā āvāz mujhe tum de lenā
mohabbat meñ koī darpesh jo mushkil aa jaa.e -e -is rāh

ہاں یاد مجھے تم کر لینا آواز مجھے تم دے لینا
اس راہ محبت میں کوئی درپیش جو مشکل آجائے

karam hone de sitam -e -ab kyuuñ DhūñDūñ vo chashm sitam -e -bālā
mush- -e -ġham mushkil pas -e -maiñ chāhtā huuñ ai jazba kil aa jaa.e

اب کیوں ڈھونڈوں وہ چشم کرم ہونے دے ستم بالائے ستم
میں چاہتاہوں اے جذبہ غم مشکل پہ مشکل آجائے

dil ke baare meñ ik mashvara tum se letā huuñ -e -is jazba
us vaqt mujhe kyā lāzim hai jab tujh pe mirā dil aa jaa.e

اس جذبہ دل کے بارے میں اک مشورہ تم سے لیتاہوں
اس وقت مجھے کیالازم جب تجھ پہ میرادل آجائے

tajallī kauñdh zarā kyā mujh ko bhī muusā -e -ai barq samjhā hai
maiñ tuur nahīñ jo jal jā.ūñ jo chāhe muqābil aa jaa.e

باقی صفحہ نمبر 25 پر ملاحظہ ہو★★★

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت سال 2019-20ء

ہندوستان بھر کے احمدی احباب مرد وخواتین، طلباء وطالبات کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کوفروغ دینے کے لئے اوران کی مخفی صلاحیتوں کواُجاگر کرنے کے لئے ہرسال نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے انعامی مقالہ نویسی کامقابلہ کرایا جاتا ہے۔امسال انعامی مقالہ کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا جاتا ہے۔نوٹ: گزشتہ سال اس اہم عنوان پر نظارت تعلیم میں بہت ہی کم مقالے موصول ہونے کی وجہ سے امسال دوبارہ اسی عنوان کو رکھا گیا ہے۔

فعال داعی الی اللہ کی ذمہ داریاں وفرائض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ھدایات کی روشنی میں

Duties & Responsibilities of an active Dai Ilallah (According to the instructions of Huzoor Aqdas (aba)

مقالہ نگار درج ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھیں:۔

☆اس مقابلہ میں احمدی احباب مرد وخواتین، طلباءوطالبات ہی شامل ہیں۔البتہ مبلغین، معلمین کرام، طلباء جامعہ احمدیہ قادیان شامل نہیں ہیں۔

☆یہ امر ضروری نہیں ہے کہ صرف وہی احباب جنہوں نے اپنے تعلیمی فیلڈ میں اس مضمون کے بارہ میں مطالعہ کیاہو وہی مقالہ لکھ سکتے ہیں بلکہ اس بارہ میں مختلف کتب وانٹر نیٹ سے کافی معلومات حاصل کی جاسکتی ہے اور ہرایک چاہے جس فیلڈ سے بھی اس کا تعلق ہو اس عنوان پر مقالہ لکھ سکتا ہے۔

☆حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات، خطابات، کلاسز جو الاسلام ویب سائٹ پر ہیں اُن سے اس سلسلہ میں استفادہ کیاجاسکتاہے۔مندرجہ بالاامور کو خاکہ بناکر اور اس موضوع کے بارے میں اپنی تحقیق کے ذریعہ اپنے مقالہ کومزئین کرنے کی ہرممکن کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کواس کی توفیق عطافرمائے۔آمین

شرائط مقالہ:

☆ مقالہ کم از کم 5000 الفاظ پر مشتمل ہو۔ (یہ الفاظ مقالہ نگار کے اپنے ہونے چاہئیں۔ حوالہ جات جو Quote ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہوں گے۔) ☆ مقالہ اردو، انگریزی اور ہندی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔ ☆ مقالہ خوش خط اور صفحہ کے 2 / 3 حصہ میں لکھا گیا ہو۔ کاغذ کی پشت پر لکھا نہ جائے۔ ☆ مقالہ میں سرخ سیاہی کا استعمال نہ کیا جائے۔ ☆ اس مقالہ میں حصہ لینے کے لئے کوئی عمر قید نہیں ہے۔ ☆ مقالہ کے حوالہ جات مستند و مکمل ہوں مثلاً کسی کتاب کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام کتاب، صفحہ نمبر، سن اشاعت، مقام اشاعت، پبلشر وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔ ☆ اخبار و رسائل کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں نام اخبار، نمبر شمارہ، تاریخ / ماہ اشاعت، مقام اشاعت، صفحہ نمبر، کالم نمبر، ایڈیٹر و مضمون نگار کے نام وغیرہ معلومات درج کئے جائیں۔ اخبار کی کٹنگ منسلک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

☆ مقالہ نگار کو نظارت تعلیم میں اپنا مقالہ جمع کرنے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ ٹائپ شدہ مقالہ کی سافٹ کاپی DVD کی شکل میں نظارت تعلیم میں جمع کرنا ہوگا۔ ☆ مقالہ نگار کیلئے ضروری ہوگا کہ پہلے صفحہ پر مقالہ نگار اپنا نام۔ مکمل پتہ، فون نمبر Email ID درج کرے۔ ☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نگار کو از خود مقالہ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆ مقالہ میں اول، دوئم اور سوئم آنے والوں کو علی الترتیب 4000، 3000، 5000 روپئے نقدی انعام سے نوازا جائے گا۔ ☆ مقالہ 31/اکتوبر 2019ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک یا دستی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019-20ء

عہدہ	نام
نائب صدر اول	مکرم اظہر احمد خادم صاحب
نائب صدر دوم	مکرم شیخ فرید صاحب
نائب صدر برائے ساؤتھ انڈیا	مکرم میر اعظم ذکریا صاحب آف کرناٹک
نائب صدر برائے ایسٹ انڈیا	مکرم محمد سفارت صاحب آف اڈیشہ
معتمد	مکرم محمد طارق غنی صاحب
مہتمم خدمت خلق	مکرم ڈاکٹر عطاء الحفیظ عمران صاحب
مہتمم تعلیم	مکرم کے این شفیق صاحب
مہتمم تربیت	مکرم مبشر احمد خادم صاحب
مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم فرحت احمد ملکانہ
مہتمم مال	مکرم نصر من اللہ صاحب
مہتمم عمومی	مکرم ناصر محمود صاحب
ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم نوید احمد فضل صاحب
مہتمم صحت جسمانی	مکرم عطاء المومن صاحب
مہتمم وقار عمل	مکرم زبیر احمد طاہر صاحب
مہتمم صنعت وتجارت	مکرم مرید احمد ڈار صاحب
مہتمم تحریک جدید	مکرم محمد طاہر احمد صاحب
مہتمم اطفال	مکرم شمیم احمد غوری صاحب
مہتمم تبلیغ	مکرم محمد نصر غوری صاحب
مہتمم تجنید	مکرم کے اے محمد منصور صاحب
مہتمم اشاعت	مکرم سید عبد الهادی صاحب
مہتمم مقامی	مکرم سید زبیر احمد صاحب

مہتمم امور طلباء	طیب احمد خادم صاحب
محاسب	مکرم متین الرحمٰن صاحب
معاون صدر برائے وقف نو	مکرم محمد شریف کوثر صاحب
معاون صدر	مکرم اسد فرحان صاحب
معاون صدر	مکرم فلاح الدین قمر صاحب

MISHKAT ARCHIVES

1981 1982 1983

مُدیر
مُنیر احمد خادم
نائبِ مُدیر
نورالدین انور

"سب سے اہم سب سے زیادہ بُنیادی اور مرکزی چیز **نماز** ہے۔
قیامِ نماز میں ابھی وسعت کی بھی ضرورت ہے اور بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور مرتبۂ نماز کے لحاظ سے اس میں بلندی کی بھی ضرورت ہے۔ اور نفس میں ڈوب کر مطالب میں جذب ہو کر نماز پڑھنے کے لحاظ سے اس میں ابھی گہرائی کی بھی بہت ضرورت ہے۔"

(خطبۂ جمعہ ۸۔ نومبر ۱۹۸۵ء)

(عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے چوتھے امام سیدنا حضرت امیر المومنین

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

مشکوٰۃ

will and you should be satisfied with His will. Nothing should be yours, all should be for His sake. I am never happy with the numbers of my Jamā'at. The true Jamā'at does not mean just to place your hand upon mine and to pledge Bai'at. You can only be truly called a Jamā'at when you abide by the conditions of Bai'at, bring about a true transformation in yourselves and become completely pure of worldly contamination. You should free yourselves from the clutches of your ego and from Satan and become lost in Allāh. Fulfil your obligations to Allāh and to His creatures with enthusiasm. Have a deep desire for the spread of the Islām and become men of Allāh by giving up all personal desires and aspirations. Man should strive for piety and remain engrossed in prayer. A righteous person (muttaqi) is one who fears Allāh and avoids all that is contrary to His will. Consider your selfish desires and all that is of this world to be of no consequence before Allāh. Remember, Allāh is Independent and Besought of all, He does not care until we pray and turn to Him again and again. A prayer that is not offered with true agony and distress is of no use. Agony and a distressed heart is essential for acceptance.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: May Allāh enable us to bring about a pure transformation in ourselves, to become committed in our prayers and raise their standards, to be able to purify our wealth, raise our moral standards, do good deeds and spread them. We should keep away from evil deeds and save our progeny and our environment from them. Along with building of a mosque, we should spread the message of true Islām to the people of this city and country and make them worshippers of the One True Allāh. This can only come about when we first bring about a great transformation in ourselves. May Allāh enable us to do so.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: I will now mention some details about the mosque itself. This location has been given the name of Mahdī- Abād. This land was bought in 1989. It is a two- storey mosque with a missionary house. The covered area spans 385 square meters and can accommodate 210 worshippers. The upper floor is for men and the lower floor is for women. There are facilities for ablution, etc. The total cost of the construction was about 560,000 Euros. In addition to the contribution of local Jamā'at members, the expenditure was met through the 100- mosque scheme. May Allāh bless all those who made these financial sacrifices and may they be able to fulfil their obligations to this mosque more than before. Amīn.

***

The Promised Messiah (May peace be upon him) says: The prayer contains supplications and durood, but it is not forbidden for you to pray in your own language. Allāh says that our prayers should be heartfelt and anguished, and this is best attained when we pray in our own language whereby we understand what we are saying. At the same time the prayers that Allāh has taught us are also very important, and the best of them is Al- Fatihah which is the compendium of all prayers. Huzoor (May Allāh be his Helper) said: It is not merely sufficient to build mosques in obedience to Promised Messiah's (May peace be upon him) advice rather it is necessary that we undertake preaching and propagation of Islām's message in that area, for this we need Allāh's help as well. When we have both of these, then shall we be successful. The Promised Messiah (May peace be upon him) says: The one who only prays and does not strive, cannot succeed. Prayer alone is not enough, one has to make an effort as well. If a farmer were to throw the seed and not put hard work into it, it would not bear fruit. If we sow the seed and only pray for it, but do not irrigate or do the weeding, we will be deprived of any gain. There are many who say that they are righteous (muttaqi) and have been praying for a long time and yet do not receive Allāh's help. The reason for this is that they only pray superficially and are not mindful of spiritual progress. Nor do they look at their own sins and shortcomings and neither they try to overcome them in order to become truly penitent. They remain at the first step and thus they are no different from animals. Such prayers are cursed by Allāh and are not accepted. True prayer is that which brings with it progress. If a doctor gives a patient a prescription and he uses that medicine for ten days and yet finds that his condition is deteriorating by the day, he will definitely start to think that the prescription is not working for him and ought to be changed. Similarly, formal prayer is nothing, it has to be changed and we have to thoroughly reflect on why our prayers are not being accepted while Allāh Himself says that He accepts our prayers. It is only through worship that we can draw closer to Allāh.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: If our prayers and our actions are intended to win Allāh's pleasure, then He will continue to turn our fears into peace. Remember, whatever you have achieved in this country is with the blessings of Allāh and it will only increase further through His blessings.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: We always need to keep the following saying of the Promised Messiah (May peace be upon him) in mind: "Become such that Allāh's will should become your

ship freely and fulfil our obligations to Allāh. But here we can build our mosques and Allāh has also granted us financial affluence. We should also strive to fulfil our obligations to our fellow human beings. We have pledged Bai'at to the Promised Messiah (May peace be upon him) in order to improve our spiritual and moral condition, thus our mosques should be a reflection of this. We must make a concerted effort to offer our prayers with full sincerity and devotion and come regularly to the mosque for prayer. We should focus our attention on Allāh during our prayers, and if it gets diverted we should keep bringing it back to Allāh. Try to realize that the prayer is an opportunity for us to talk to Allāh. We should not just make formal gestures and prostrate and utter words in Arabic, but we should also pray in our own language. We should strive for prayers that draw us closer to Allāh. Describing a Godly person and a believer, the Promised Messiah (May peace be upon him) says: They are the ones who uphold their prayers. A righteous person (muttaqi) is one who fears Allāh. A true believer tries to maintain his concentration in prayer when it wavers. Righteousness (taqwa) requires that again and again we should bring our concentration back to prayer and to Allāh, this is what is meant by 'Qiyām' or upholding the prayer. Huzoor (May Allāh be his Helper) said: When a person remains consistent in his prayer, a time comes when Allāh guides him through His word.

The Promised Messiah (May peace be upon him) says: After one has attained guidance, prayer becomes for him like food. Just as man cannot live without physical food, similarly he is unable to survive without prayers i.e the spiritual food. He draws pleasure out of prayers that is akin to a thirsty person drinking cold water. Just as a hungry person finds satisfaction when he gets food, so do these believers attain happiness in true prayer.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: We should offer our prayers out of eagerness and not as a burden. The Promised Messiah (May peace be upon him) has also said that prayer is like an addiction for the believer without which he feels distressed. The Promised Messiah (May peace be upon him) says: I have no words to describe the pleasure that a believer draws out of a well offered prayer. Therefore, we should offer our prayers with full concentration. Prayer is the source and ladder that leads to all progress. When we build mosques, they should be meant for offering such prayers, which are the means for leading us to Allāh and to be able to have discourse with Him. And we should not be despaired of attaining such a status, for Allāh does grant it through consistent effort.

SUMMARY OF KHUTBA JUMA

Extracts from the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalīfa- tul- Masīh V (May Allāh be his Helper) on 25th October 2019 from Mahdi- Abad, Nahe, Germany.

Prior to the sermon, Huzoor (May Allāh be his Helper) formally inaugurated the Baitul Basīr mosque by unveiling a plaque and leading the audience in a silent prayer. Huzoor (May Allāh be his Helper) then proceeded to the marquee for the Jumu'a prayer.

Huzoor (May Allāh be his Helper) recited verse 42 of Surah Al- Hajj, which is as follows:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔

"Those who, if We establish them in the earth, will observe Prayer and pay the Zakāt and enjoin good and forbid evil. And with Allāh rests the final issue of all affairs."

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: In this verse Allāh reminds us that true believers are those who, when they attain power, their state of helplessness turns into peace and affluence, and they are able to practice their faith freely, they do not start fulfilling their own desires, rather they observe their prayers, frequent their mosques, serve the poor and the helpless for the fear of Allāh, and spend their money in this cause. They spend their money for the propagation of the faith and thus purify it. They aspire to attain piety and invite others towards righteousness and towards fulfil their obligations towards Allāh's creatures. They shun evil deeds and teach others to do the same. Since they do all this for the fear of Allāh and in obedience to His commandments, Allāh blesses their actions, for all things are under His jurisdiction. Thus, anything that is done with the fear of Allāh and in keeping with His commandments produces the best results. If we understand this basic principle, we will inherit Divine blessings.

Huzoor (May Allāh be his Helper) said: You have built this mosque, and a few days ago a new mosque was also inaugurated in Fulda and Wiesbaden. By the grace of Allāh, Germany Jamā'at is continuing to build mosques under the 100- mosques scheme. And I am sure that members are making financial contributions in this regard in obedience to Allāh's commandments so that they can raise the standards of their worship. Those who have migrated to this country from Pakistan have improved financially, and this should draw their attention to spending in the way of Allāh and build mosques where they pray and fulfil their obligations to Allāh with freedom. We do not have religious freedom in Pakistan. The law does not allow us to build mosques where we can wor-